عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | ۱۶ تا ۲۲/ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰/ اپریل ۲۰۰۵ء | شمارہ: ۱۶

محبت الٰہی کے حصول کا طریقہ

یہود و نصاریٰ کی نئی سازشیں

قرآن کے مقابلے میں کتاب "الفرقان" کی اشاعت

آخرت کا شوق

دل کی سرزمین

مدارس اسلام کا معجزہ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

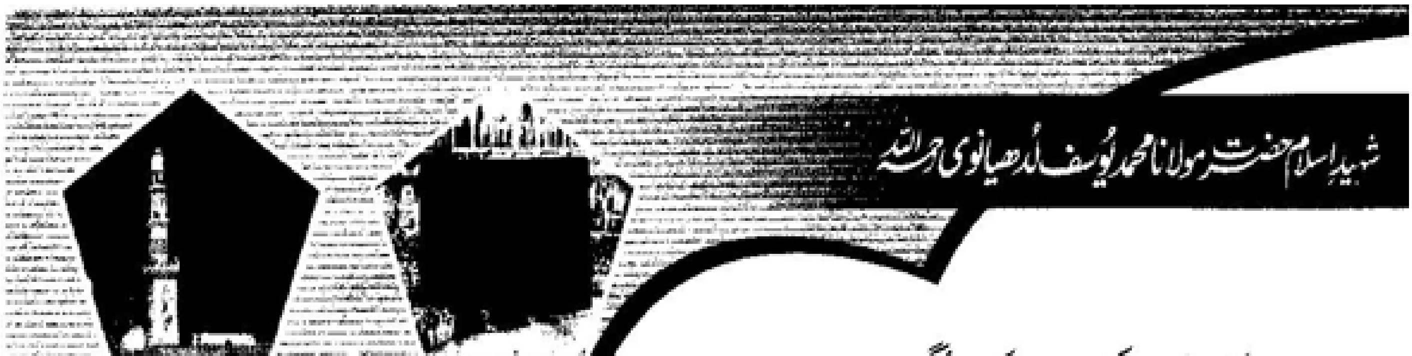

آپ کے مسائل

ایک وضو سے کئی عبادات کی ادائیگی:

س:......اگر وضو قرآن پاک پڑھنے کی نیت سے کیا تو اس وضو سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج:......وضو خواہ کسی مقصد کے لئے کیا ہو، اس سے نماز جائز ہے اور نہ صرف نماز، بلکہ اس وضو سے وہ تمام عبادات جائز ہیں جن کے لئے طہارت شرط ہے۔

ایک وضو سے کئی نمازیں:

س:...... میں عصر کے وقت وضو کرلیتی ہوں اور اسی وضو سے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھ لیتی ہوں۔ ہماری پڑوسن یہ کہتی ہے کہ ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرنا چاہئے۔ دونوں میں سے کیا صحیح ہے؟

ج:......اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ ہر نماز کے لئے وضو ضروری نہیں۔ کرلے تو اچھا ہے۔

پاکی کے لئے کئے گئے وضو سے نماز پڑھنا:

س:...... پاکی کے لئے جو وضو کیا جاتا ہے، کیا اس وضو سے نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے؟

ج:...... وضو خواہ کسی مقصد کے لئے کیا ہو، اس سے نماز جائز ہے۔

کیا نماز جنازہ والے وضو سے دوسری نمازیں پڑھ سکتے ہیں:

س:......جو وضو نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کیا گیا تھا، اس وضو سے نماز پنجگانہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج:...... پڑھ سکتے ہیں، مگر نماز جنازہ کے لئے جو تیمم کیا جائے اس سے دوسری نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔

غسل کے دوران وضو ٹوٹ جانا:

س:......غسل کرنے سے پہلے وضو کیا، لیکن غسل کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے اور غسل کے بعد کوئی نماز بھی نہ پڑھنی ہو (کسی نماز کا وقت قریب نہ ہو) تو کیا غسل کے بعد وضو دوبارہ کرنا چاہئے؟

ج:......اگر وضو ٹوٹنے کے بعد غسل کیا اور اس سے وضو کے اعضاء دوبارہ دھل گئے، اس کے بعد وضو توڑنے والی کوئی چیز پیش نہیں آئی تو اس کا وضو ہوگیا، نماز بھی پڑھ سکتا ہے۔

جس غسل خانہ میں پیشاب کیا ہو اس میں وضو:

س:...... ہمارے گھر میں ایک غسل خانہ ہے، جہاں ہم سب نہاتے ہیں اور رات کو اٹھ کر پیشاب بھی کرتے ہیں اور مجھے نماز پڑھنی ہوتی ہے، کیا اس غسل خانہ میں وضو کرنا جائز ہے؟

ج:...... غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے، اس سے وسوسہ کا مرض ہوجاتا ہے اور اگر اس میں کسی نے پیشاب کردیا ہو تو وضو سے پہلے اس کو دھوکر پاک کرلینا چاہئے۔

گرم پانی سے وضو کرنا:

س:......گرم پانی سے وضو کرنا چاہئے یا نہیں؟

ج:......کوئی حرج نہیں۔

س:......اگر وضو کے دوران کوئی حصہ خشک رہ جائے تو دوبارہ وضو کرنا چاہئے یا اس حصے پر پانی ڈالنا چاہئے؟

ج:...... صرف اتنے حصے کا دھولینا کافی ہے، لیکن اس خشک حصے پر پانی کا بہانا ضروری ہے، صرف گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں۔

ختم نبوت

جلد ۲۴ شمارہ ۱۶

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
سیف العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا نذیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی محمد راشد مدنی
سرکولیشن منیجر: محمد انور کرانا
ناظم حسابات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیر: منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد عظیم
محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

جنرل مشرف اور حکومت عرب کے نام کھلا خط	(اداریہ)	4
یہود و نصاریٰ کی ٹی وی سازشیں	(محمد صالح عقیل)	6
اخلاص	(فقیہ ابوالیث سمرقندی)	12
آخرت کا شوق	(سید مروہ عرفان)	13
محبت الٰہی کے حصول کا طریقہ	(مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)	16
دل کی سرزمین	(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)	18
مدارس اسلام کا قلعہ	(مولانا عبداللہ عباس ندوی)	21
ایک اہم دینی فریضہ	(مولانا محمد یوسف)	22
حضرت طاؤس بن کیسان	(مولانا محمد احمد)	25

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۷۵ روپے، سالانہ: ۵۰۰ روپے
چیک یا ڈرافٹ ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 363-2/9927 الائیڈ بینک حسینی مسجد برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish, M.A. Jinnah Road, Karachi.

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: [illegible]
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: [illegible]-514122 Fax: [illegible]

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: [illegible]

پبلشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنرل مشرف اور شوکت عزیز کے نام کھلا خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج گرامی!

پاکستانی پاسپورٹ میں خانہ مذہب کی بحالی کے اقدام پر اسلامیان وطن نے اطمینان کا سانس لیا ہی تھا کہ اب ایجنسیوں نے اس مسئلہ پر ایسی صورت حال پیدا کردی ہے جو انتہائی خطرناک ہے۔ ذیل کے واقعات پر توجہ فرما کر اس نئے اضطراب کو ختم کیا جائے:

۱:...... جس دن لاہور میں شیعہ رہنما جناب غلام حسین نجفی کو دن دھاڑے نشانہ بنایا گیا' اسی روز پنجاب اسمبلی میں منارٹیز الائنس کے ارکان صوبائی اسمبلی پرویز رفیق' نوید عامر اور سلیم نے صوبائی اسمبلی کے اسپیکر چیمبر میں قرارداد جمع کرائی کہ پاسپورٹ میں خانہ مذہب بحال نہ کیا جائے۔

۲:...... اخبارات میں شوشہ چھوڑا گیا کہ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے قائم مقام چیئرمین ملک نیاز احمد جکھڑ کی صدارت میں قرارداد منظور کی گئی ہے کہ پاسپورٹ میں خانہ مذہب بحال کرنے سے ملک کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔

جناب عالی! اس سے قبل سینیٹ کی حج اسٹینڈنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی تھی کہ پاسپورٹ میں خانہ مذہب بحال کیا جائے۔ اسی طرح سرحد کی صوبائی اسمبلی بھی اس قسم کی قرارداد منظور کرچکی ہے۔ آج ایک صوبائی اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کے خلاف دوسری صوبائی اسمبلی میں قرارداد جمع کروانے کی کوشش اور سینیٹ آف پاکستان کی اسٹینڈنگ کمیٹی برائے حج کی قرارداد کے خلاف قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے قرارداد منظور کرنے کا شوشہ' یہ ایک صوبائی اسمبلی کو دوسری صوبائی اسمبلی اور سینیٹ کو قومی اسمبلی کے مقابل لاکھڑا کرنے کی سازش ہے' جو ملک کو نئے بحران میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے۔ قادیانی لابی نے پچیس سال سے پاسپورٹ میں موجود مذہب کے خانہ کو حذف کرایا' اس اہم ترین معاملہ کو اسٹاف اور نادرا کی غلطی قرار دے کر معاملہ کو چلتا کیا گیا۔ اس سازش کے ذمہ داران کے خلاف تادیبی کارروائی نہ کرنے کی وجوہات اور پس منظر سے آپ سے بڑھ کر کون واقف ہوگا؟ لیکن بظاہر اگر تادیبی کارروائی کی جاتی تو یہ لابی مزید شیر نہ ہوتی۔ اب انہوں نے بھانت بھانت کی بولیاں بلوا کر مذہبی انارکی اور خانہ جنگی کی کوشش کی ہے' اس سازش کا بروقت تدارک ضروری ہے' قادیانی لابی نے جو چال چلی ہے اس پر گہرے غور و فکر اور مضبوط اقدام کی ضرورت ہے۔

۳:...... ۹/ مارچ کو اسلام آباد میں پاک بحریہ کے سابق قادیانی سربراہ ظفر چوہدری کے بیٹے کرنل ریٹائرڈ عامر چوہدری قادیانی کو رنگے ہاتھوں پکڑا گیا' وہ ملک کو چندرہ کروڑ روپے ماہانہ کا نقصان پہنچا رہا تھا' اس کے خلاف کیا اقدام ہوا؟

۴:...... رسول پور تارڑ ضلع حافظ آباد میں پاکستانی قادیانی کو را کا ایجنٹ ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا' اس کے پاس سے اسلحہ اور بم برآمد ہوئے' اس کے خلاف مزید کیا اقدام ہوا؟

۵:...... پاکستان کی قومی و صوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ میں جتنی نمائندگی اقلیتوں کو دی گئی ہے' پوری دنیا (امریکا و یورپ) میں کہیں یہ رعایت

مسلم اقلیتوں کو حاصل ہے؟ نہیں اور بالکل نہیں‘ تو اس کے باوجود پاکستانی منارٹیز الائنس کا پاکستان کی مسلم اکثریت کی رائے کو نظر انداز کرنا کیونکر دانشمندی قرار دیا جاسکتا ہے؟

۶:...... ایک جائز دینی امر کے لئے اسلامیان وطن نے آئینی حدود میں رہ کر جدوجہد کی‘ جس کے نتیجہ میں وفاقی وزارتی کمیٹی اور وفاقی کابینہ نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا آرڈر دیا۔ اس پر عمل درآمد کب ہوگا؟ ابتدائی مرحلہ میں اس کے خلاف یہ مختلف روشن خیالی کے علمبردار دانشور اور دیگر حلقوں کا پیچ پا ہونا‘ اس طرح کیا وہی عمل تو نہیں دہرایا جارہا جس طرح گزشتہ دور حکومت میں (جب جناب چوہدری شجاعت حسین وفاقی وزیر داخلہ تھے) شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی شمولیت کا اعلان کر کے اس سے انحراف کیا گیا‘ کیونکہ اس دور میں قادیانی لابی نے پس منظر میں رہ کر پیش منظر پر اقلیتوں کو لا کھڑا کیا تھا اور حکومت کے انحراف کے لئے اسے وجہ جواز بنادیا گیا‘ اب بھی ایسا ہی ہو رہا ہے‘ بہت ہی ٹھنڈے دل و دماغ سے اس صورت حال پر نظر رکھنا ملکی مفاد کا عین تقاضا ہے۔

۷:...... جناب صدر و وزیر اعظم صاحب! بہت ہی دکھے دل سے آپ سے عرض ہے کہ کیا پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ پر نہیں رکھی گئی تھی؟ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ قادیانی لابی کی حرمین شریفین جانے میں سفری دستاویزی رکاوٹ نہیں ہے؟ اس پر پاکستان کی ساکھ کو خراب کرنے کا واویلا یا سفری دستاویز پر مذہبی دستاویز کی پھبتی کسنا‘ یہ سراسر زیادتی اور انصاف کے قتل کے مترادف ہے۔

۸:...... آئینی حدود میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کرنا آپ اور ہم سب مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے‘ ایک جائز دینی مطالبہ جس پر پچیس سال سے عمل ہو رہا تھا‘ اسے نظر انداز کرنا اور چار ماہ تک اسے لٹکائے رکھنا‘ مذہب کے خانہ کو بیکار سمجھ کر پاسپورٹ سے نکال دینا‘ ایسا کرنے والے عناصر کے خلاف تادیبی کارروائی نہ کرنا‘ وزارتی کمیٹی اور پھر کابینہ کا فیصلہ صادر ہونے کے بعد اس فیصلے پر عمل درآمد کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنا‘ کیا یہ ایسے معاملات نہیں کہ جن پر آپ حضرات جیسے طاقتور حکمران توجہ دیں؟ توجہ فرمایئے! پچیس سال سے اس خانہ کے ہوتے ہوئے نہ پاکستان کی ساکھ خراب ہوئی اور نہ سفری دستاویز‘ مذہبی دستاویز بنی‘ اب مذہب کا خانہ بحال ہونے کا آرڈر ہو گیا تو پاکستان کی ساکھ کے علمبردار میدان عمل میں آگئے۔

طوالت کی معافی چاہنے کے ساتھ آپ سے خواستگار ہیں کہ فیصلہ پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور جو پاسپورٹ مذہب کے خانہ کے بغیر جاری ہو چکے ہیں انہیں فی الفور واپس لیا جائے۔ حالات کی ستم ظریفی ملاحظہ فرمائی جائے کہ آج ایک مسلمان کو اپنے مسلم حکمران کے سامنے وضاحت کرنی پڑ رہی ہے کہ مسئلہ ختم نبوت سے ہمارے کوئی سیاسی مقاصد نہیں‘ بلکہ ووٹوں یا سیاسی قد کاٹھ کو بڑھانے کے لئے اس مقدس مسئلہ ختم نبوت کو آڑ بنانا ہم گناہ عظیم تصور کرتے ہیں۔ ہماری اس جائز درخواست پر توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو متذکرہ امور پر بروقت توجہ کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کو گواہ بنا کر وعدہ کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کے مکمل طور پر حل ہونے تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ مولائے کریم ہم سب کے حامی و ناصر ہوں۔ آمین۔

ضروری اعلان

جلد کی تبدیلی کے بعد ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کراچی بذریعہ منی آرڈر‘ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

پہلی قسط

یہود و نصاریٰ کی نئی سازشیں

قرآن کے مقابلے میں کتاب "الفرقان" کی اشاعت

نائن الیون کے واقعات کے بعد سے دہشت گردوں کے خلاف شروع ہونے والی عالمی سطح پر امریکی مغربی جنگ کا اصل ہدف اسلام اور مسلمان تھے۔ صدر بش کی جانب سے صلیبی جنگ شروع ہونے کے اعلان کے بعد جو جنگ دنیا میں چھڑی رائے عامہ اور میڈیا نے اس جنگ کے تمام پہلوؤں کے بجائے صرف عسکری اقدامات پر اپنی توجہ مرکوز رکھی جبکہ کبھی کبھار اس جنگ کے سیاسی اقدامات پر بھی روشنی ڈالی اور اس جنگ کے فکری، اقتصادی، معاشرتی، تہذیبی اور ثقافتی محاذوں کے اثرات کے بارے میں میڈیا اور رائے عامہ بھول گئی جبکہ ان محاذوں کے اثرات مرکزی وار سے کم نہیں۔ گزشتہ چند سالوں سے مغرب کی طرف سے شروع ہونے والی ثقافتی جنگ میں غلط قسم کا پروپیگنڈہ کرکے عوام کو یہ باور کرایا جارہا ہے کہ دہشت گردوں کی جڑیں مسلمانوں کے دلوں کے اندر تک پہنچ گئی ہے اور یہ سب کچھ اسلام اور قرآن کریم کی وجہ سے ہوا۔ اسی وجہ سے اس جنگ کا ہدف تمام مسلمانوں کو بنایا گیا۔ یہ پروپیگنڈہ اس لئے کیا گیا تاکہ عالمی رائے عامہ کو یہ باور کرایا جاسکے کہ جو کوئی بھی دہشت گردی کو ختم کرنا چاہتا ہے وہ اسلام کو ملیا میٹ کردے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے کچھ عرصہ سے امریکا اور اسرائیل قرآن کریم کی آیات میں تبدیلی وتحریف کرنے کی مسلسل کوششیں کررہے ہیں کبھی قرآن کریم کی بعض آیات کو مٹانے اور ان کے معانی وسیاق وسباق کو بدلنے کے لئے مسلمانوں کو مجبور کیا جارہا ہے، کبھی اسلامی ممالک کی حکومتوں کے ذریعہ نصاب تعلیم میں سے قرآن کریم کی بعض آیات کو نکالنے اور ان کے عام کتابوں میں ریفرنس تک ذکر نہ کرنے کے لئے ہر قسم کا دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ دوسری طرف مسلم حکمرانوں کا یہ حال ہے کہ انہیں عیسائیوں اور یہودیوں کی سازشوں کا ادراک ہی نہیں اور وہ تمام

محمد صالح مغل

حقائق کو نظر انداز کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ آنکھیں بند کرنے سے طوفان ٹل جاتا ہے لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ طوفان تو پھر بھی آ کر رہتا ہے۔

اس طرح دن گزرتے رہے، لیکن آہستہ آہستہ ان بھیانک سازشوں سے پردہ اٹھتا رہا۔ اسلامی ممالک میں موجود مدارس اور یونیورسٹیوں کے نصاب سے قرآن کریم کی بعض آیات مبارکہ کو نکال دیا گیا۔ یونیورسٹیوں سے فقہی اور مذہبی لٹریچر کو نکال دینے کے بعد ان کے نظام الاوقات میں سے اسلامی تربیت کے پیریڈ کا بھی خاتمہ کردیا گیا۔ اس کے بعد روشن خیال، ماڈرن اسلام، اعتدال پسند، ترقی پسند، لبرل ازم، سول اسلام، سیکولرازم کی اصطلاحات کو مسلمانوں میں فروغ دے کر ایک نیا دین متعارف کرایا گیا۔ یہ سب کچھ صرف پاکستان میں نہیں ہوا بلکہ مصر، سعودی عرب، عمان اور تمام اسلامی ممالک و مدارس میں ہوا۔ امریکا اور اسرائیل نے اس پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کو مرتد کرنے والے منصوبہ کے اگلے مرحلے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے یہودی اور عیسائی اداروں نے امریکا و اسرائیل میں خفیہ طور پر ایک کتاب ''الفرقان الحق'' کو تصنیف کرکے شائع کروایا، جس کو قرآن کریم کا متبادل قرار دیتے ہوئے عرب اور اسلامی ممالک کے لئے اسے لازمی قرار دیا گیا۔ اکیسویں صدی کی اس نئی کتاب کو اسرائیلی حکومت اور امریکی حکومت نے مشترکہ طور پر کئی سالوں کی محنت کے بعد مرتب کیا۔ اس کتاب کو تصنیف کرنے سے عیسائیوں اور یہودیوں کا ہدف یہ ہے کہ قرآن کریم کو ہمیشہ کے لئے ختم کردیا جائے اور متبادل کے طور پر ''الفرقان الحق'' کو مسلمانوں میں پیش کیا جائے۔ اس نئی کتاب کو ماننے سے انکار کرنے والوں اور دین اسلام پر ثابت قدم رہنے والوں کے خلاف سیاسی، اقتصادی، جسمانی، عسکری اور ہر قسم کے تحت طور طریقے تشدد کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔

امریکا و اسرائیل نے یہ منصوبہ کب اور کس طرح بنایا؟ اس کے بارے میں مصری اخبار ''اسبوع'' میں ایک ٹائٹل اسٹوری شائع ہوئی، جس میں اس نئی کتاب کو شائع کرنے سے صلیبیوں اور

یہودیوں کے اصل مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف نظریاتی وفکری جنگ کے بارے میں خفیہ یہودی وصلیبی دستاویزات کو آشکارا کیا گیا۔

ان دستاویزات کا خلاصہ ملاحظہ ہو:

''مسلمانوں کو مرتد کرنے والے منصوبہ بنانے کے لئے امریکی صدر بش کی طرف سے براہ راست احکامات آئے جو اپنے آپ کو خدا کی طرف سے دنیا کی رہنمائی اور قیادت کرنے کے لئے بھیجا ہوا پیغمبر سمجھتا ہے۔ بش سے حکم مل جانے کے بعد یہودی تنظیموں نے چرچ کے شدت پسند قائدین اور لیڈروں کے ساتھ مل کر امریکی ایجنسی سی آئی اے اور اسرائیلی ایجنسی موساد کے اعلیٰ ماہرین کی سرپرستی میں مسلمانوں کے خلاف فکری ونظریاتی جنگ کرنے کے حوالے سے منصوبہ تیار کرنا شروع کر دیا۔ گزشتہ دنوں یہ ماہرین ''الفرقان الحق'' کا پہلا ایڈیشن شائع کرنے میں کامیاب ہو گئے اور اسے خفیہ طور پر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ ''الفرقان الحق'' بارہ حصوں پر مشتمل ہے۔ اس وقت اس کا صرف پہلا حصہ شائع ہوا ہے جبکہ مستقبل قریب میں اس کے باقی حصوں کو بھی ''الفرقان الحق'' کے نام سے شائع کیا جائے گا۔ اسرائیل میں موجود انتہا پسند یہودی تنظیموں نے اس نئی کتاب کا قرآن کریم سے موازنہ کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے تاکہ مسلمانوں کو یہ باور کرایا جا سکے کہ قرآن کریم کبھی بھی آسمانی کتاب نہیں تھی اور نہ ہی ہے بلکہ یہ کسی انسان کی لکھی ہوئی کتاب ہے (نعوذ باللہ)۔ عیسائیوں اور یہودیوں کا تیار کردہ یہ منصوبہ اگلے تین یا چار برس میں پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جبکہ امریکا کو اس دوران یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کو کمزور سے کمزور تر بنائے اور اسلامی ممالک کو بڑے ہتھیاروں سے پاک کرنے کے نام پر غیر مسلح کر دیا جائے جبکہ شیرون کو یہ کام سونپا گیا ہے کہ وہ اس دوران ٹارگٹ کلنگ کی پالیسی اپناتے ہوئے اسلامی قائدین وعلماء کو شہید کرنا شروع کر دے۔ اس کے بعد خفیہ دستاویزات کے مطابق اسلامی ممالک پر یورپی وامریکی حملے کی بوچھاڑ کی جائے گی تاکہ کم سے کم ہلاکتوں اور نقصانات کے ساتھ ان ممالک پر قبضہ کیا جا سکے۔

مصری اخبار ''اسبوع'' کے مطابق دستاویزات میں بتایا گیا کہ امریکی جمہوریت کو پھیلانے' تعلیمی نصاب میں تبدیلیاں کرنے اور امریکی چینل وذرائع ابلاغ وغیرہ کی مختلف زبانوں میں نشریات سے امریکا کی غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو نفسیاتی طور پر ایک بڑی جنگ کے لئے تیار کیا جائے اور ان میں سے اکثریت کی حمایت حاصل کی جا سکے جبکہ سچے مسلمانوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ قرآن کریم کو چھوڑ کر ''الفرقان الحق'' کو مضبوطی سے تھام لیں اور اسے اپنا راہ ہدایت ومشعل راہ بنا لیں۔

دستاویزات کے مطابق ''الفرقان الحق'' کو ماننے سے انکار کرنے والوں کے خلاف مظالم کے تمام طور طریقے استعمال کئے جائیں اور ان کا محاصرہ کیا جائے' یہاں تک کہ وہ ''الفرقان الحق'' کو اپنا لیں۔ دستاویزات کے مطابق ابتدائی ایام میں ''الفرقان الحق'' کو اسلامی ممالک میں نہیں پھیلایا جائے گا' بلکہ یورپی وامریکی اور اسرائیلی اقوام میں تقسیم کیا جائے گا۔

دستاویزات میں کہا گیا ہے کہ حالات حاضرہ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ جس میں مسلمانوں کے قرآن کے خلاف کھلے عام جنگ لڑی جائے اور اس جنگ میں یہودی وعیسائی اقوام کا ہر بچہ' نوجوان' بوڑھا اور عورت شرکت کریں' کیونکہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے علاوہ ہمارے پاس اب کوئی چارہ نہیں رہا اور دنیا کو جنگ کے ذریعے ہی ان لوگوں سے پاک کیا جا سکتا ہے۔

دستاویزات کے مطابق تین یا چار سال کے بعد لازمی ہے کہ یورپی' امریکی اور اسرائیلی افواج عوامی تائید اور ان کی مدد سے مشرق وسطیٰ میں عیسائیوں اور یہودیوں کا پرچم بلند کرنے کے لئے متحرک ہو جائیں۔ سب سے پہلے اسلامی ممالک کا کئی مہینوں تک محاصرہ کیا جائے' یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو ہمارے حوالے کرنے کا اعلان کر دیں اور ہمارے وہ تمام مطالبات پورے کر دیں جو ہم نے ''الفرقان الحق'' کے بارہ پاروں میں ذکر کئے ہوں گے۔

مصری اخبار کے مطابق صلیبیوں اور یہودیوں کی خفیہ دستاویزات میں کہا گیا ہے کہ اسلامی ممالک کے عسکری محاصرہ کی ابتدا بحر متوسط پر موجود ممالک سے کی جائے گی۔ پھر اس کے بعد دیگر ممالک میں سرگرمیاں کرنے کے ساتھ ساتھ مصر' سعودیہ' ایران اور پاکستان پر اپنی گرفت مضبوط کی جائے گی۔ اسلامی اقوام کا سخت ترین اور موثر محاصرہ کیا جائے' بالخصوص اس وجہ سے کہ ہم مسلمانوں کو کئی سالوں سے یہ یقین دلوانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کی کتاب قرآن مجید جھوٹی کتاب ہے اور انسانی زندگی کے لئے ناقابل قبول ہے (نعوذ باللہ)' اس کے باوجود مسلمان اس کتاب پر عمل کر رہے ہیں اور اس کے شدت پسندانہ نظریات کو پھیلا رہے ہیں۔

دستاویزات کے مطابق جو جنگ عنقریب ہم مسلمانوں کے خلاف لڑیں گے وہ پہلی اور دوسری عالمی جنگ سے زیادہ موثر جنگ ہو گی کیونکہ تیسری جنگ ''انسانی خدمت کے لئے دنیائے عالم کو یکجا

کرنے" کے نعرہ کے تحت لڑی جائے گی۔ اس نعرہ کو حقیقی روپ قرآن کریم کی موجودگی میں نہیں پہنایا جاسکتا ہے۔ خفیہ دستاویزات کے مطابق مسیح اور موسیٰ (علیہما السلام) کی امتوں کے مظلوم معزز افراد کو ہلاک کرنے کے لئے اسلامی بربریت دوبارہ انقلاب و دہشت گردی کی صورت میں شروع ہو چکی ہے۔ ہم نے ان مسلمانوں کے لئے اپنے دلوں کو کھولا اور ان کی مدد کے لئے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا' کبھی ہم ان کو اپنے ملکوں میں تعلیم دیتے رہے تو کبھی ہم خود ان مسلمانوں کے ملکوں میں جا کر انہیں پڑھاتے اور تعلیم دیتے رہے۔ اس کے علاوہ ہم ان کی مالی امداد کرتے اور انہیں روزمرہ استعمال ہونے والی اشیاء بھی فراہم کرتے رہے' ہم نے بہت کوشش کی کہ یہ مذہبی خیالات اپنے متعلق جو چاہے رکھیں لیکن ان مسلمانوں نے ہماری شفقت اور فراخ دلی سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور دہشت گردی' قتل و غارت گری اور خوف کو انہوں نے پھیلا کر ترقی پسندی کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔

"الفرقان الحق" کتاب کی پبلشر کمیٹی کے ایک رکن "شالوم عینان" جو کہ ایک انتہا پسندی یہودی ہے' اس نے کہا کہ عیسیٰ اور موسیٰ (علیہما السلام) کی امتوں کی سب سے بڑی عبادت گاہ یروشلم (بیت المقدس) ہے اور مسلمانوں کو یروشلم میں عبادت کرنے کی اجازت دینا ایک بہت بڑا جرم اور گناہ ہے جو پروردگار تمام انسانوں کو کبھی معاف نہیں کرے گا' کیونکہ ہم نے ان بدکار لوگوں کو اپنی سب سے بڑی عبادت گاہ میں رہنے کی اجازت دی۔ انتہا پسند یہودی نے مزید کہا کہ میں اس طرح نہیں سوچتا جس طرح تم سوچتے ہو کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ "خانہ کعبہ" کو ڈھا دیا جائے۔ اس عمل سے مسلمانوں میں انتقام کی آگ ابھرے گی اور غصہ اپنی آخری حدود کو چھونے لگے گا۔ اس لئے میری سوچ یہ ہے کہ ہمارے پاس یہ طاقت موجود ہے کہ ہم مسلمانوں کو ایسا بنادیں کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف اس نظریے دیکھیں کہ وہ ایک بہت بڑا پتھر ہے' جس کو سابقہ لوگوں نے بنایا تھا اور یہ عبادت گاہ نہیں ہے۔ انتہا پسند یہودی کے مطابق یہودیوں پر لازمی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس طرح کا بنادیں کہ مسلمان یروشلم کی طرف رخ کر کے عبادت کریں۔ انتہا پسند یہودی امریکا اور اسرائیل کی تیار کردہ مشترکہ دستاویزات کے ایک صفحہ پر کہتا ہے کہ ہمیں مسلمانوں کو فکری زوال سے دوچار کرنے پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہئے' بالخصوص ان عقائد اور نظریات کے خلاف جو مسلمانوں کے دلوں میں راسخ ہو چکے ہیں۔

مصری اخبار "اسبوع" کے مطابق یہودی دستاویزات میں کہا گیا کہ اسلامی ممالک پر عسکری حملہ تین یا چار سال بعد کیا جائے گا' لیکن فکری اور نظریاتی جنگ کی ابتدا ابھی سے شروع کر دینی چاہئے تاکہ کل جب ہم ان کے شہروں میں آئیں تو یہ لوگ نئے افکار اور ہماری کتابوں میں موجود نظریات کے حامل ہوں۔ انتہا پسند یہودی کے مطابق قرآن کریم منفی نظریات کا حامل ہے جو انسانیت کے تحفظ اور امن کے خلاف ہے (نعوذ باللہ) جبکہ "الفرقان الحق" مثبت نظریات کا حامل ہے' اس میں حقوق نسواں' انسانی حقوق اور جمہوریت وغیرہ کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔

خفیہ دستاویزات میں کہا گیا کہ "الفرقان الحق" کو تصنیف کرنے سے ہمارا (یعنی یہودیوں و صلیبیوں کا) ہدف یہ ہے کہ اقوام عالم اور اسلامی ممالک کو یہ باور کرایا جائے کہ محبت اور بھائی چارہ کو پھیلانے کے لئے ہم نے نیا قرآن "الفرقان الحق" تصنیف کیا۔ اس کے علاوہ یہ کتاب عیسائی اور یہودیوں کے مشترکہ نظریات کی طرف ایک سوچ سے دعوت دے گی۔ دستاویزات کے مطابق یہودیوں اور عیسائیوں کو مکمل اعتماد ہے کہ "الفرقان الحق" مسلمانوں کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو جائے گی کہ مسلمان اپنے نظریات و اعمال کو تبدیل کر کے یا تو یہودیت اختیار کرلیں یا پھر عیسائیت کو اپنالیں۔

امریکی ایجنسی سی آئی اے کے ماہرین کے علاوہ دانشور نیکولائی فونس کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف نظریاتی اور فکری جنگ کے حوالے سے تیار کئے جانے والے منصوبے دو قسم کے اہداف پر مشتمل ہیں:

اول:...... یہ کہ مسلمانوں کا اسلامی ممالک میں محاصرہ کیا جائے اور امریکا و یورپ کے ممالک میں مسلمانوں کے سفر و رہائش اختیار کرنے پر پابندی عائد کی جائے تاکہ اسلامی دہشت گردی کا محاصرہ کیا جاسکے۔ عالم اسلام میں مسلمانوں کی دن بدن بڑھنے والی تعداد کو روکنے کے لئے طاقت کے ذریعے مسلمانوں کو "الفرقان الحق" پر یقین دلوایا جائے۔

دوم:...... یہ کہ عالم یورپ کو اپنے درمیان موجود مسلمانوں سے محتاط اور خبردار کیا جاسکے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے سرکاری سطح پر یہ قانون بنادیا جائے گا کہ کوئی عیسائی یا یہودی لڑکی مسلمان مرد سے شادی نہیں کرسکتی۔ اس طرح یورپی ممالک میں موجود مسلمانوں کی تعداد میں کمی لائی جاسکے گی اور مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔

مسلمانوں کے خلاف نظریاتی اور فکری جنگ کرنے کے حوالے سے تیار کردہ دستاویزات کے آخر میں ایک یہودی دانشور نے کہا کہ اگلے بیس سالوں میں کرۂ ارض کو اسلام سے پاک کردینا چاہئے اور دنیا میں کوئی ایک مسلمان ایسا باقی نہ رہنا چاہئے جس کے افکار اور نظریات کا محاصرہ نہ کیا گیا ہو۔ یہ سب کچھ کرنا

ضروری ہے تاکہ صلیب "ڈیوڈ اسٹار" کے ساتھ مل کر دوبارہ دنیائے عالم میں واپس آجائے اور ساری کائنات پر چھا جائے۔ مصری میگزین نے خفیہ دستاویزات کی تفصیلات بتانے کے بعد کہا کہ مسلمانوں کے خلاف امریکا کی جانب سے نظریاتی اور فکری جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اس جنگ کو امریکی حکومت مختلف نعروں اور لبادوں کو اوڑھ کر لڑ رہی ہے لیکن آنے والے دنوں میں یہ جنگ مزید شدت اختیار کر جائے گی۔"

یہ تھا ان دستاویزات کا خلاصہ جو مصری میگزین "اسبوع" سے لیا گیا، جن کی بنیاد پر اس نئی کتاب الفرقان الحق کو تصنیف کیا گیا۔ اب اس کتاب الفرقان الحق کے بارے میں بتاتے ہیں جس کے مندرجات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

اکیسویں صدی کی امریکی کتاب "الفرقان الحق" کا پہلا حصہ ۲۰۰۰ء کے ابتدائی مہینوں میں شائع ہوا۔ منصوبہ کے مطابق اگلے تین یا چار سال میں اس کے باقی گیارہ حصے شائع کردیے جائیں گے۔ "الفرقان الحق" کے ذریعہ یہود و نصاریٰ قرآن کریم کے خلاف لڑائی لڑ رہے ہیں اور قرآن کریم کی سورتوں، آیات، احکام، نظریات، اصول، ہدایات و ارشادات، افکار اور حقائق پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ شیطانی ہفوات کو "الفرقان الحق" کا نام دے کر اس کا پہلا حصہ دو امریکی پبلشر اداروں نے شائع کیا، جن کے نام یہ ہیں: اومیگا ۲۰۰۱ اور وائز پریس۔ اکیسویں صدی کی یہ کتاب ادیان ثلاثہ (اسلام، یہودیت اور عیسائیت) کی مقدس ترین کتاب قرار دی گئی ہے۔ یہ نسخہ یہودیوں وعیسائیوں کی کئی لائبریریوں، مکتبوں اور ویب سائٹوں پر ۲۹۹ ڈالرز میں فروخت کیا جا رہا ہے۔ اکیسویں صدی کے الفرقان الحق کا امریکی نسخہ درمیانہ سائز کے (۱۵X۲۰) ۳۶۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں ۷۷ "سورتیں" ہیں، جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں: فاتحہ، محبت، مسیح، ثالوث، مارقین، زنا، ماکرین، رعاۃ، انجیل، اساطیر، کافرین، تنزیل، تحریف، جنت، اُمّی، عبس، شہید.....!

"الفرقان الحق" کو عربی زبان میں تصنیف کرکے اس کا انگلش ترجمہ امریکا کے پبلشر ادارہ وائز پریس میں کیا گیا۔ اس کتاب کا مقدمہ "الفرقان الحق" کو تالیف کرنے والی کمیٹی کے دو افراد نے اپنے کوڈ نام "صفی اور مہدی" سے لکھا۔ جس شخص نے اپنا نام مہدی رکھا، اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ اصل میں فلسطین میں پیدا ہوا، اس کا اصل نام "ڈاکٹر انیس سورش" ہے۔ یہ معلومات انیس نے خود "ایمیزون" ویب سائٹ پر فراہم کیں۔ ڈاکٹر انیس سورس کے بارے میں ہمیں مزید یہ معلوم ہوا ہے کہ فلسطین میں اس کی پیدائش کے چند سالوں کے بعد ہی یہودی افواج کے ہاتھوں اس کا باپ مارا گیا، پھر اس نے اردن کی طرف ہجرت کی اور اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے مس سی پی کالج (Mississippi College) میں داخلہ لیا۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے سے پہلے اس نے اورلینز بیپٹسٹ تھیولوجیکل سیمنری (Orleans Baptist Theological) میں بھی تعلیم حاصل کی۔ اس شخص نے پی ایچ ڈی کی ڈگری ایک مرتبہ امریکا انسٹی ٹیوٹ منسٹری ڈیٹن ٹینسی کی America Institute Ministry Dayton Tennessee سے حاصل کی اور دوسری مرتبہ لوتھر رائس انٹرنیشنل سیمنری (Luther Rice International Seminary) سے حاصل کی۔ یہ شخص یہودیوں کے ساتھ مل کر مقبوضہ فلسطین میں کام کرتا رہا۔ اس شخص نے مقبوضہ بیت المقدس میں موجود معبد خانہ Jerusalem Baptist میں بھی کام کیا۔ اسی طرح ۱۹۵۹ء سے لے کر ۱۹۶۶ء تک یہ "جوڈیا اینڈ ساریا" میں بھی کام کرتا رہا۔ اس شخص نے ۹۰ کی دہائی میں افریقہ کے کئی ممالک میں عیسائیت کو پھیلانے کے لئے کام کیا۔ ۱۹۹۵ء میں وہ نیوزی لینڈ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر وہاں سے پرتگال چلا گیا، اسی شخص نے کئی سالوں پہلے جنوب مشرقی ایشیا کی اقتصادیات کو کھوکھلا کیا، جبکہ کئی مہینوں پہلے انڈونیشیا کے ایک مشہور ٹیلی ویژن چینل کو خرید کر انڈونیشیا کے عیسائیوں کے سپرد کردیا جو مسلمانوں کے خلاف اپنی دلی بھڑاس اب تک غلط پروپیگنڈہ کرکے نکال رہے ہیں۔ اس شخص نے ۱۹۹۹ء میں قرآن مجید کے مقابلے میں بزعم خود چار "سورتیں" لکھیں، جسے سب سے پہلے ویب سائٹ امریکا آن لائن ڈاٹ کام (amerciaonline.com) نے نشر کیا اور یہ نام نہاد "سورتیں" اب تک ویب سائٹ "ایمیزون" پر فروخت ہو رہی ہیں۔ ان چار "سورتوں" (الوصایا، المسلمون، التجسد اور الایمان) میں اس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ پر الزام عائد کرتا ہے کہ وہ اپنی امت کے افراد کو ہلاک کررہے ہیں اور انہیں کافر بنا رہے ہیں (نعوذ باللہ) اس شخص نے "المسلمون" میں مزید کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) گمراہ ہے۔ "التجسد" میں اس شخص نے کہا کہ عیسیٰ ہی اللہ ہے اور روح القدس وہ اکیلا خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں (نعوذ باللہ)۔ انیس نامی اس شخص نے مشہور مناظر احمد دیدات سے دو مرتبہ مناظرہ کیا۔ ایک مرتبہ ۱۹۸۰ء میں لندن میں "کیا عیسیٰ علیہ السلام خدا ہے؟" کے موضوع پر مناظرہ ہوا، اس مناظرہ میں پانچ ہزار افراد نے شرکت کی، اس مناظرہ میں انیس ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوا، جبکہ دوسرا مناظرہ اس موضوع پر ہوا کہ "انجیل اللہ کی کتاب ہے یا نہیں؟"

اس مناظرہ میں بارہ ہزار افراد نے شرکت کی۔

اب انیس نے دوبارہ اسلام کے خلاف اپنا زہر اگلنا شروع کر دیا ہے جبکہ تمام مسلمان خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ انیس سورس نے ایک کتاب اس عنوان سے لکھی: Islam revealed: "Arabic's View of Islam" اس کتاب میں اس شخص نے لکھا کہ یہ کتاب ثابت کرتی ہے کہ اسلام دنیا میں موجود ہر پانچ آدمیوں میں سے ایک کو قتل کرتا ہے۔ اس شخص نے اسلام پر یہ الزام عائد کیا کہ یہ غلط عقائد پر مبنی ہے اور اس میں بہت سی غلطیاں موجود ہیں (نعوذ باللہ)۔ اس شخص نے مزید کہا کہ (نعوذ باللہ) اسلام دہشت گردوں کا دین ہے اور یہ دین لڑائی اور خون بہانے کی طرف دعوت دیتا ہے' اس دین (اسلام) کا ماخذ اول قرآن ہے' اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ قرآن کریم کو چھوڑ کر میرے قرآن ''الفرقان الحق'' کو تھام لیں۔ انیس نے اپنے ''الفرقان الحق'' کے بارے میں خود ہی کہا ہے کہ میرا ''قرآن'' بہت بہترین اور افضل ہے' اس کو میں نے عربی کی سب سے بہترین لغت میں لکھا ہے اور انگلش میں بھی اس کا بہترین ترجمہ کیا گیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس شیطان شخص نے یہ تہمت لگائی کہ آپ کا (نعوذ باللہ) شیطان سے تعلق ہے اور مسلمان قوم لڑائی کو پسند کرتی ہے۔

انیس سورس نے گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کے واقعہ کے دو روز بعد امریکی یونیورسٹی ہوسٹن میں اسلام کے خلاف بغض وحسد اور کینہ سے بھرا ہوا ایک لیکچر دیا' جس میں اس شیطان شخص نے دعوت دی کہ تمام مسلمانوں کو ملیامیٹ کر دیا جائے' کیونکہ اس شخص کے بقول (نعوذ باللہ) دین اسلام دہشت گردوں کا مذہب ہے اور یہ دین خون بہانے کی طرف دعوت دیتا ہے' دہشت گردوں کو رہنمائی اور ارشادات بھی قرآن کریم ہی فراہم کرتا ہے' دہشت گردی کا خاتمہ کرنے کیلئے اس قرآن کا خاتمہ ضروری ہے (نعوذ باللہ)۔ اس شخص نے امریکی حکومت کو مشورہ دیا کہ تمام مسلمانوں کو امریکا سے نکال دیا جائے اور انہیں مشرق وسطیٰ میں جمع کر کے علاقے کو ایٹم بم سے اڑا دیا جائے' لیکچر کے دوران اس شخص نے یہ بھی کہا کہ میں ان ہزاروں عیسائیوں میں سے ایک ہوں جو ہر ہفتہ کی رات خدا سے اسلام اور قرآن کے خاتمہ کی دعا کرتے ہیں۔ یونیورسٹی میں اس شخص نے جو لیکچر دیا وہ اسلام کے خلاف حسد' کینہ' بغض' اور گالیوں سے بھرا ہوا تھا' جس کی مزید تفصیلات بتانے سے ہمارا قلم عاجز ہے۔

''الفرقان الحق'' کے مؤلف کے بارے میں جاننے کے بعد ہم اب ''الفرقان الحق'' کا تفصیلی جائزہ لیں گے تاکہ یہود و نصاریٰ کے مسلمانوں کے بارے میں پائے جانے والے عزائم کو ہم جان سکیں۔

''الفرقان الحق'' نامی کتاب کو اس طرح لکھا گیا ہے گویا خدا مسلمانوں کو مخاطب کر کے انہیں سمجھا رہا ہے یا حکم دے رہا ہے۔ ''الفرقان الحق'' کے مقدمہ میں لکھا ہوا ہے کہ یہ ''قرآن'' خصوصی طور پر امت عربیہ کے لئے ہے اور عمومی طور پر عالم اسلام کے لئے ہے' تم پر اس خدا کی سلامتی اور رحمت ہو جو ہر چیز پر قادر ہے۔ انسانوں کے دلوں کی گہرائیوں میں خالص ایمان' اندرونی سلامتی' روح کی آزادی اور ہمیشہ کی زندگی پانے کا شوق پایا جاتا ہے۔ ہمیں ایک خدا پر یقین ہے جس کا کوئی شریک نہیں کہ تمام قارئین اور سامعین ''الفرقان الحق'' کے ذریعہ سکون و راحت حاصل کر سکتے ہیں۔ انسانیت کو پیدا کرنے والا خالق ہر اس شخص کے لئے آسمانی برکات پیش کرتا ہے جو نور کا محتاج ہو چکا ہے اس کی لغت یا رنگ یا قومیت یا مذہب کوئی سا بھی ہو۔ خدا اس جہاں میں موجود ہر نفس کا بہت خیال رکھتا ہے۔ خدا نے صفی کی طرف ''الفرقان الحق'' وحی کی اور اس کے معانی کا ترجمہ انگریزی میں مہدی نے کیا۔ یہ ''الفرقان الحق'' کے مقدمہ کا مختصر ترجمہ تھا' جس میں مصنفین نے اللہ پر بہتان باندھ کر یہ کہا کہ اللہ نے یہ کتاب صفی نامی یہودی شخص کی طرف وحی کی ہے۔ بے شک اللہ ان کی خرافات سے پاک اور بہت بلند ہیں۔

مقدمہ کے بعد ''الفرقان الحق'' میں افتتاحی کلمات لکھے گئے جو یہ ہیں: ''شروع کرتا ہوں باپ اور روح مقدس کے نام سے اور ایک خدا کے نام سے جس کا کوئی شریک نہیں'' حالانکہ قرآن کریم میں افتتاحی کلمات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے' جس کا معنی یہ ہے کہ ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے''۔ ''الفرقان الحق'' کے افتتاحی کلمات میں خدا کے معنی میں بہت گڑبڑ کی گئی' افتتاحی کلمات کے شروع میں خدا سے مراد باپ کو لیا گیا جیسا کہ عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ خدا باپ ہوتا ہے' پھر کہا گیا کہ: ''وہ ایک خدا ہے' جس کا کوئی شریک نہیں'' جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے' یعنی افتتاحی کلمات میں خدا کو کبھی باپ اور روح مقدس قرار دیا گیا اور کبھی کہا گیا کہ خدا ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔

''الفرقان الحق'' میں افتتاحی کلمات کے بعد ''سورۂ فاتحہ'' آتی ہے' جس کا نام قرآن کریم کی سورۂ فاتحہ کے نام پر رکھا گیا' اس کے بعد ''سورۂ نور'' اور پھر ''سورۂ سلام'' آتی ہے۔ ''سورۂ سلام'' کی عبارت میں جھوٹ بھرا ہوا ہے اور اس میں باطل' جیسا کہ اس سورۃ کی ایک شیطانی عبارت ہے: ''جن لوگوں نے گمراہی کو خریدا اور تلوار کے ذریعہ ہمارے بندوں کو مجبور کیا کہ وہ حق کے ساتھ کفر کریں اور باطل پر ایمان لائیں۔ پس یہی لوگ ہیں جو سیدھی ملت کے دین اور

مومنین بندوں کے دشمن ہیں۔"

اس "آیت" کو اگر چند لمحوں کے لئے کوئی مان لے تو آج وہ کون لوگ ہیں جو مومنین کو حق کے ساتھ کفر کرنے پر مجبور کر رہے ہیں؟ بلاشبہ وہ لوگ اللہ کے دشمن یہود و نصاریٰ ہیں جو مسلمانوں کو دین حق چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لئے سازشیں کر رہے ہیں' پھر اسی "سورۃ سلام" میں کفار اپنے دل کے اندر چھپی ہوئی بات کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ کی طرف ان کلمات سے جھوٹ منسوب کرتے ہیں: "اے لوگو! تم سب مردہ تھے' پس ہم نے تمہیں کلمۂ حق انجیل کے ساتھ دوبارہ پیدا کیا اور "الفرقان الحق" کے نور کے ساتھ تمہیں دوبارہ زندہ کر رہے ہیں۔"

یہود و نصاریٰ نے قرآنی آیات کو توڑ مروڑ کر "الفرقان الحق" کو تصنیف کیا' لیکن تصنیف کرتے ہوئے اتنی سنگین غلطیاں کیں کہ ان کی نشاندہی ایک چھوٹا بچہ بھی کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینوں میں قتال کرنا حرام کیا ہوا ہے۔ حرمت والے چار مہینوں کا تعین اسلام نے نہیں کیا' بلکہ یہ اس وقت سے ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ سو کفار و مشرکین بھی ان مہینوں کی حرمت کا خیال اسلام کے ظہور سے بہت پہلے کرتے ہوئے آرہے تھے۔ اسلام نے بھی ان مہینوں میں لڑائی اور قتال کرنے سے منع کر دیا' جیسا کہ سورۃ توبہ میں ہے۔ سو اکیسویں صدی کے "الفرقان الحق" میں اللہ تعالیٰ پر ایک اور جھوٹ یہود و نصاریٰ نے یہ کہہ کر بولا کہ: "تم نے ہم پر جھوٹ بولا کہ ہم نے حرمت والے مہینہ میں قتال کرنا حرام کیا ہے' پھر ہم نے اس کو منسوخ کر دیا جس کو ہم نے حرام کیا تھا' پس ہم نے ان حرمت والے مہینوں میں لڑائی لڑنے کو حلال کر دیا۔" اس شیطانی عبارت سے یہود و نصاریٰ کی مراد شاید یہ ہے کہ رمضان اور حرمت والے مہینوں میں یہود و نصاریٰ نے جو صلیبی جنگ اسلامی ممالک پر مسلط کی اس کو حلال قرار دیا جاسکے۔

اسی طرح جھوٹی "سورۃ توحید" میں کہا گیا کہ تمہیں کوئی حق نہیں کہ ہمارے مومنین بندوں کے ساتھ ان کے ایمان کے بارے میں تکرار کرو اور تم اپنے فکر کے ساتھ انہیں کافر قرار دو' چاہے ہمارا ظہور (خدا کا ظہور) ایک ہو یا تین یا ننانوے' تمہیں اس چیز کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہئے جس کا تمہیں علم نہیں اور میں جانتا ہوں کہ کون تم میں سے سیدھے راستہ پر سے ہٹ گیا۔

اسی طرح "سورۃ مسیح" میں کہا گیا کہ "انجیل تحریف شدہ نہیں ہے"۔ یہود و نصاریٰ نے یہ بات تورات اور انجیل کو سچ ثابت کرنے اور قرآن کریم کو جھٹلانے کے لئے کہی' اس شیطانی کتاب "الفرقان الحق" میں مسلمانوں کو منافق قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ تم نے یہ جھوٹ بولا کہ دین اسلام کے سوا کوئی دین میرے ہاں قبول نہیں کیا جائے گا' اس شیطانی عبارت سے یہود و نصاریٰ نے قرآن کریم میں موجود سورۃ آل عمران کی اس آیت کریمہ کی تکذیب کرنے کی کوشش کی' جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں اسلام کے علاوہ کسی دین کو قبول نہیں کروں گا۔"

اسی طرح الفرقان الحق کی "سورۃ صلب" میں یہود و نصاریٰ نے کفریہ کلمات کہتے ہوئے کہا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم اپنے انسانی جسم کے ساتھ سولی پر چڑھ گئے تھے اور وہ یقینی طور پر قتل کر دیئے گئے۔ اس شیطانی عبارت سے اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم میں موجود اس قول کی تردید کرنا چاہی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: "عیسیٰ علیہ السلام قتل نہیں ہوئے اور نہ ہی وہ سولی پر لٹکائے گئے بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ بنادی گئی تھی' جسے انہوں نے ہلاک کیا۔"

اسی طرح الفرقان الحق کی "سورۃ الثالوث" میں یہود و نصاریٰ نے کفر اور جھوٹ کی انتہا یہ کہہ کر کر دی کہ ہم تین خدا ہیں جو مہربان اور رحم کرنے والے ہیں اور ایک خدا بھی ہے' جس کا دنیا میں کوئی شریک نہیں' اس شیطانی عبارت میں کہا گیا کہ خدا تین ہیں' پھر کہا گیا کہ وہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں' اسی خود ساختہ سورۃ میں یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات کا انکار کیا اور کہا کہ ننانوے نام خدا کے نہیں ہیں بلکہ انسانوں اور جنوں کے نام ہیں' جنہیں استعمال کر کے مسلمان اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں' اس جھوٹی عبارت کے ذریعہ یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی' جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ ہیں' تم مجھے ان سے پکارا کرو۔ اسی طرح سورۃ حشر کی آخری آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا ذکر کیا' اس شیطانی عبارت کے ذریعہ ان کی تکذیب کرنے کی کوشش کی گئی۔

کفار کے دلوں میں موجود پراسرار بھیدوں کا انکشاف "الفرقان الحق" کی "سورۃ موعظہ" میں ہوتا ہے۔ کفار کو جہاد سے لاحق خوف اور مسلمانوں میں غلاموں' کمزوروں اور بزدلوں کی ثقافت پھیلانے کی رغبت کا اندازہ اس "سورۃ موعظہ" سے ہوتا ہے جس میں کہا گیا کہ تم نے یہ گمان کر لیا کہ ہم نے تمہیں کہا تھا کہ اللہ کے رستہ میں لڑو اور مومنین کو قتال پر ابھارو' ہم نے مومنین کو قتال پر ابھارنے کا حکم نہیں دیا بلکہ یہ حکم شیطان مردود نے مجرم قوموں کو دیا ہے (نعوذ باللہ)۔ کیا جہاد جرم قرار دے دیا گیا؟ کیا مومنین کو قتال (جہاد) پر ابھارنے والا اللہ کا حکم شیطان مردود کا قول ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کی ان خرافات سے پاک اور بالا' بہت دور اور بہت بلند ہیں۔ (جاری ہے)

اخلاص

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ

لوگوں سے شرمانے اور اللہ سے حیا نہ کرنے کا انجام:

عدی بن حاتم طائی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا، جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کی خوشبو محسوس کرنے لگیں گے اور وہاں کے محلات اور دیگر نعمتیں جو اہل جنت کے لئے ہوں گی، دیکھنے لگیں گے تو ندا آئے گی کہ ان کو واپس لے آؤ، ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں، وہ ایسی حسرت اور ندامت کے ساتھ واپس ہوں گے اور عرض کریں گے: یا اللہ! اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں پہلے ہی جہنم میں بھیج دیتے اور جنت کے یہ انعامات ہمیں نہ دکھاتے جو آپ نے اپنے اولیاء کے لئے تیار کرائے ہیں۔ ارشاد ہوگا کہ ایسا کرنا ہی مقصود تھا، تم اپنی تنہائیوں میں بڑے بڑے گناہوں سے میرے سامنے آتے تھے اور لوگوں سے ملتے تو مسکین عاجز بن جاتے تھے، تم لوگوں کو ایسے اعمال دکھاتے تھے جو تمہارے دلی عزائم کے خلاف ہوتے تھے، تمہیں لوگوں کا ڈر ہوتا تھا مگر میرا ڈر نہ تھا، تم نے لوگوں کا جلال محسوس کیا مگر میرا جلال نہ مانا، لوگوں سے شرما کر تو کوئی کام چھوڑا مگر مجھ سے حیا کر کے نہیں چھوڑا، سو آج میں تجھے اپنا دردناک عذاب چکھاؤں گا اور میرے عظیم ثواب سے محرومی جو تمہارے مقدر میں ہوئی وہ اس کے علاوہ ہے۔

ریاکار کی علامات اور اس کا انجام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ریاکار کی چار علامات ہیں: (۱) تنہائی میں سست رہتا ہے، (۲) لوگوں کے مجمع میں بہت ہوشیار اور چست ہوتا ہے، (۳) تعریف کی جائے تو خوب محنت سے کام کرتا ہے، (۴) اگر اس کی مذمت ہو جائے تو کام برباد کر دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا اور اس میں وہ سامان پیدا فرمائے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سنے اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال تک گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ کوئی بات کر، اس پر اس نے تین بار کہا کہ بالتحقیق مومنوں نے فلاح پائی اور پھر کہنے لگی کہ میں ہر بخیل، منافق اور ریاکار پر حرام ہوں۔

اعمال کی حفاظت تین چیزوں سے ہوتی ہے:

شقیق بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ تین چیزیں اعمال کا قلعہ ہیں: ایک یہ کہ اعتقاد رکھنا کہ جو عمل بھی ہوا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوا، تاکہ عجب پیدا نہ ہو، دوسرے یہ کہ عمل سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کو بنائے، تاکہ اپنی خواہش مغلوب ہو، تیسرے یہ کہ عمل کے ثواب کی صرف اللہ تعالیٰ سے تمنا رکھے، کوئی اور طمع یا ریا مقصود نہ ہو، ان باتوں سے اعمال میں اخلاص آئے گا، کسی عمل کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ یہ یقین پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس عمل کی توفیق بخشی ہے، کیونکہ اس یقین کے بعد اللہ تعالیٰ کے شکر میں مشغول ہوگا، اپنے عمل پر عجب میں مبتلا نہیں ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقصود بنانے کی غرض یہ ہے کہ اس عمل میں غور کرے کہ اگر واقعی اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اسے کرے، اگر اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا کوئی پہلو نہیں تو اسے نہ کرے تاکہ خواہش نفسانی پر عمل نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "ان النفس لامارة بالسوء" (بے شک نفس تو بری بات ہی بتلاتا ہے)۔

اور ثواب کی تمنا اللہ تعالیٰ سے رکھنے کا حاصل یہ ہے کہ اپنا عمل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے، لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہ کرے، جیسا کہ کسی دانا کا قول ہے کہ عامل کو اپنے عمل کا ادب بکریوں کے چرواہے سے سیکھنا چاہئے، پوچھا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کے پاس نماز پڑھے تو اسے یہ انتظار نہیں ہوتا کہ بکریاں میری تعریف کریں گی، ایسے ہی عامل کو یہ دھیان بھی نہ ہونا چاہئے کہ کوئی انسان اسے دیکھ رہا ہے، تو پھر وہ لوگوں میں ہو یا تنہائی میں یکساں عمل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے

باقی صفحہ 21 پر

آخرت کا شوق

مرتبہ: سید عروہ عرفان

آخرت کا شوق پیدا کرنے کی تدبیر:

آخرت کی نعمتیں قابل طلب ہیں ان کے حاصل کرنے کی تدبیر کرو اور یقینی بات ہے کہ جس شخص کو آخرت مطلوب ہوگی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ وہ اپنے لئے بھی اور اپنے عزیزوں کے لئے بھی اللہ کے پاس رہنا زیادہ پسند کرے گا بہ نسبت یہاں رہنے کے اس کی مثال ایسی ہے کہ دو شخص سفر میں ہیں اور سفر کی مشقتیں برداشت کرتے ہیں ان میں سے ایک کو بادشاہ وقت نے بلا بھیجا کہ تمہارے سفر کی معیاد ختم ہوگئی اب تم ہمارے پاس راحت کے لئے آجاؤ دوسرے شخص کو ظاہر ہے کہ اس کے جانے سے خوش ہونا چاہئے کہ اچھا ہوا اگرچہ جدائی کا رنج بھی ہوگا مگر عقلاً وہ اس کو خلاف مصلحت نہ سمجھے گا بلکہ سمجھے گا کہ اچھا ہوا اپنے ٹھکانے جا پہنچا اور خود بھی متمنی ہوگا کہ وہ کون سا دن ہوگا کہ میرے سفر کی مدت ختم ہوگی اور میں بھی بادشاہ کی خدمت میں جا پہنچوں گا چنانچہ ہمارے حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحبؒ نے جناب حافظ (محمد ضامن) صاحب شہیدؒ کے بارے میں مثنوی تحفۃ العشاق میں ایک شعر لکھا ہے:

جو کہ نوری تھے گئے افلاک پر
مثل تلچھٹ رہ گیا میں خاک پر

یہاں تو یہ ہوتا ہے کہ اپنے مرنے کی تمنا تو کیا ہوتی' دوسرے کی موت پر حسرتیں اور ارمان اور خلاف مصلحت ہونے کے خیالات ہوتے ہیں اور تمنا موت کی بھی کس منہ سے کریں؟ تمنا تو وہ کرے جس کے پاس نیک عمل ہو' یہاں پر ایک شبہ ہوسکتا ہے' وہ یہ ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تمنا کرتے ہیں تو کیا ان کو اپنے نیک عمل پر بھروسہ ہوتا ہے؟ حالانکہ اپنے اعمال پر بھروسہ کسی کو بھی نہ چاہئے' ہرگز نہیں' ان کو بھروسہ کبھی نہیں ہوتا' اور ایک بات ہے کہ ہر شے میں حق تعالیٰ نے ایک خاصیت رکھی ہے' نیک عمل میں یہ خاصیت ہے کہ خدا تعالیٰ سے ملنے کو جی چاہتا ہے' اگرچہ یہ بھی احتمال ہو کہ وہاں اپنے برے اعمال کی سزا ملے گی' لیکن پھر بھی دنیا کے عیش سے آخرت کے عذاب کو بھی وہ ترجیح دیتا ہے' اس لئے کہ ہر مسلمان مر کر اپنے رب سے ملتا ہے تو اسے ملنے کی وہ مسرت ہے کہ وہ عذاب کو کچھ نہیں سمجھتا اور اس مسرت کی امید میں اس کا دل دنیا میں نہیں لگتا اور "الدنیا سجن المومن" کے یہی معنی ہیں اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہاں ان حضرات کو تکلیف ہے بلکہ معنی یہ ہیں کہ جی نہیں لگتا جیسے جیل خانہ میں جی نہیں لگا کرتا اور اپنا گھر اگرچہ جھونپڑا ہو وہاں ہی جی لگتا ہے اور یہ جی نہ لگنے کا اثر نیک عمل سے پیدا ہوتا ہے' جس قدر نیک عمل ہوں گے' اسی قدر آخرت کا شوق اور دنیا سے دل اچاٹ ہوگا' ہمارے حضرت حاجی صاحبؒ میں یہ کیفیت کھلی نظر آتی تھی۔

چنانچہ ایک حکایت یاد آئی کہ حضرت کی خدمت میں ایک بوڑھا آیا کہ حضرت! میری بیوی بیمار ہے' مر رہی ہے' دعائے صحت فرمایئے' حضرت نے تعجب سے فرمایا کہ دیکھو کیسا کم فہم ہے کہ ایک مسلمان جیل خانہ سے چھوٹ رہا ہے اور یہ اس پر افسوس کرتا ہے' بڑے میاں ایک روز تم بھی چھوٹ جاؤ گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مومن جب نیک عمل کرے گا' اس کا دل خدا تعالیٰ سے ملنے کو ضرور چاہے گا۔

اس کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً دو تحصیلدار ہیں' ایک تو ان میں سے رشوت لیتا ہے' ظلم کرتا ہے' کچہری میں غیر حاضر بھی رہتا ہے اور علاوہ اس کے دیگر جرائم کا مرتکب ہے اور دوسرا نیک چلن ہے' نہ کسی پر ظلم کرتا ہے' نہ رشوت لیتا ہے اور بہت ہوشیاری سے اپنا کام کرتا ہے۔ حاکم اعلیٰ نے دونوں کو معائنہ کے لئے بلایا' یہ خبر سن کر اس رشوت خور ظالم کے تو چھکے چھوٹ جائیں گے اور یہ تمنا کرے گا کہ کسی طرح یہ معائنہ کی تاریخ موخر ہو جائے اور دوسرا خوش ہوگا کہ وہ وقت آ پہنچا کہ حاکم کی خوشنودی کا پروانہ مجھ کو ملے گا' گو اس کو سطوت سے خوف بھی ہو۔ ابن القیمؒ نے ایک حدیث لکھی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ موت نہ آنی چاہئے مگر اس حالت میں کہ تیرا گمان حق تعالیٰ کے ساتھ نیک ہو' وہ کہتے ہیں کہ مطلب اس کا یہ ہے کہ نیک عمل کرو' کیونکہ اس کا خاصہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان ہو جاتا ہے۔ یہ عمل صالح طریقہ ہے حب لقاء اللہ کا' اس سے آخرت میں رہنا تم کو اپنا بھی اور اپنے عزیزوں کا بھی زیادہ پسند ہوگا' یہی مضمون ہے کہ ہم نے تو اس کو بڑی کوشش سے ثابت کیا ہے۔

اعرابی کی تعزیت کا خوبصورت انداز:

ایک اعرابی نے اس مضمون کو دو شعروں میں ادا کر دیا ہے' جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عم بزرگوار کی وفات ہوئی تو ان کے بیٹے یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو رنج تھا' ایک اعرابی آیا اور اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دو شعروں سے تسلی دی' وہ یہ ہیں:

اصبر نکن بک صابرین فانما
صبر الرعیۃ بعد صبر الراس
خیر من العباس اجرک بعدہ
واللہ خیر منک للعباس

مطلب یہ ہے کہ آپ صبر کیجئے' ہم آپ کی وجہ سے صابر بنیں گے' اس لئے کہ رئیس کے صبر کے بعد رعیت کا صبر ہوتا ہے' بڑوں کو چاہئے کہ چھوٹوں کے سامنے تذکرہ بھی نہ کریں' آج کل بڑوں کی یہ حالت ہے کہ وہ چھوٹوں سے پیش قدمی کرتے ہیں۔

آگے وہ اعرابی کہتا ہے کہ تم عباس رضی اللہ عنہ کی وفات پر کیوں رنجیدہ ہوتے ہو؟ تم کو عباس رضی اللہ عنہ سے بہتر شے یعنی ثواب مل گیا ہے اور اگر اس پر رنج ہے کہ عباس مجھ سے جدا ہو گئے ہیں تو عباس کو تم سے بہتر یعنی اللہ تعالیٰ جو تم سے اچھے ہیں' مل گئے ہیں' خوش رہو' شکر کرو کہ وہ بہت اچھی جگہ پہنچ گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس سے بڑھ کر کسی نے تسلی نہیں دی' یہ اس وقت کے گنواروں کی حالت تھی' اصل یہ ہے کہ جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے ان کی یہی حالت ہے۔

مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کا اطمینان:

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کی ہمشیرہ حج کو گئی تھیں' بہت دنوں سے خیریت معلوم نہ ہوئی تھی' طبیعت پریشان تھی' مراقب ہوئے' دیکھا کہ ایک بڑا دفتر آیا اور اس میں جدولیں اور خانے بنے ہوئے ہیں' ایک خانہ ہے العامل' دوسرا خانہ ہے العمل' تیسرا خانہ ہے الجزا اور اس میں ہزاروں نام لکھے ہیں' تلاش کرتے کرتے ان کی ہمشیرہ کا نام ملا اور العمل کے خانے میں لکھا ہے: الحج اور جزا کے خانے میں ''فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر'' وہ سمجھے کہ حج کے بعد انتقال ہو گیا اور خدا تعالیٰ کے یہاں یہ رتبہ ملا کہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں جگہ ملی' بس خوش ہو گئے اور اطمینان ہو گیا' بعد میں ان کی حیات معلوم ہوئی لیکن مقصود میرا یہ ہے کہ گمان موت سے پریشانی نہیں ہوئی' تو جو اللہ والے ہیں وہ اپنے پاس رہنے سے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔

بزرگوں کا موت کو حیات پر ترجیح دینا:

بزرگوں نے تو مرنے پر نذریں مانی ہیں:

نذر کردم کہ گر آید بسر ایں غم روزے
تادر میکدہ شاداں وغزلخواں بردم

یعنی میں نے نذر کی ہے کہ اگر یہ (موت) کا دن نصیب ہو جائے تو محبوب کے دربار میں خوش وخرم اور غزلیں پڑھتا ہوا جاؤں گا۔

بعض بزرگوں نے اپنے جنازہ کے ساتھ اشعار پڑھوائے ہیں' چنانچہ ایک بزرگ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کے ساتھ یہ شعر پڑھا جائے:

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو
شیئا للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما
آفریں بردست وبر بازوئے تو

(آپ کے دربار میں مفلس ہو کر آئے ہیں' اپنے جمال کا صدقہ کچھ عنایت کیجئے' ہماری زنبیل کی طرف ہاتھ بڑھایئے' آپ کے دست وبازو پر آفریں صد آفریں)۔

اور ظاہر ہے کہ یہ باتیں بڑے اطمینان اور فرحت کی ہیں' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرنے کو حیات پر ترجیح دیتے تھے' اس سے بڑھ کر لیجئے کہ بعض بزرگوں کو مرنے کے بعد اس پر وجد ہوا ہے' چنانچہ حضرت سلطان الاولیاء سلطان نظام الدین قدس سرہ' کی وفات ہوئی ہے تو ان کے ایک خلیفہ نے جنازہ کے ساتھ یہ شعر پڑھے:

سرو سیمینا بصحرا میروی
سخت بے مہری کہ بے ما میروی
اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا میروی

(اے محبوب! آپ صحرا کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں' سخت بے مہری ہے کہ آپ ہم کو چھوڑ کر تنہا جا رہے ہیں' اے محبوب! آپ کا رخ انور جہان کا تماشا گاہ ہے آپ کہاں تماشا کے لئے جا رہے ہیں؟)

لکھا ہے کہ کفن میں سے ہاتھ اونچا ہو گیا' لوگوں نے ان کو خاموش کر دیا' آخر ان کے اندر کیا شے ساتی تھی:

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد زعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(یعنی جس کو عشق حقیقی سے روحانی حیات حاصل ہوگئی' وہ اگر مر بھی جائے تو واقع میں بوجہ اس کے کہ لذت قرب اس کو کامل درجہ کی حاصل ہو جاتی ہے' اس لئے اس کو زندہ کہنا چاہئے)۔

جس کو تم سمجھتے ہو کہ مر گیا' وہ حقیقت میں جی گیا ''بل احیاء عند ربہم'' مرنے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا' جب ماں کے پیٹ کے اندر ہوتا ہے تو اسی کو عالم سمجھتا ہے' جب باہر آتا ہے تو دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ میں تو بڑی تنگ وتاریک جگہ میں مقید تھا' اسی طرح جب مرے گا تو معلوم ہوگا کہ میں تو واقعی جیل خانہ میں مقید تھا' عالم تو یہ ہے' تو مرتا نہیں بلکہ جی جاتا ہے' اس عالم سے البتہ جدا ہو جاتا ہے

مگر دوسرے عالم میں چلا جاتا ہے۔

دنیا قید خانہ ہے:

اگر تم اس عالم کو دیکھ لو تو تم مردہ کے جانے پر کبھی نہ روؤ بلکہ اپنے یہاں رہنے پر رویا کرو' البتہ وہاں جانے کی قابلیت پیدا کرلو کسی نے خوب کہا ہے:

یاد داری کہ وقت زادن تو
ہمہ خنداں بدند تو خنداں
آنچناں زی کہ بعد مردن تو
ہمہ گریا بدند تو خنداں

یعنی تمہارے پیدا ہونے کے وقت سب ہنستے تھے اور تم روتے تھے' اب تم ایسی زندگی بسر کرو کہ مرنے کے وقت سب روئیں اور تم ہنسو کہ الحمد للہ میں جیل خانہ سے چھوٹ آیا' جیل خانہ سے جو چھوٹتا ہے وہ تو خوش ہوتا ہی ہے اور دنیا فی الواقع جیل خانہ ہے' جیسا کہ حدیث میں لفظ "سجن" آیا ہے اور اس کی حقیقت معلوم ہونے کے بعد ہرگز بھی قابل التفات نہیں:

حال دنیا را پرسیدم من از فرزانہ
گفت یا خوابے ست یا بادے ست یا افسانہ
باز گفتم حال آنکس گو کہ دل دروے ببست
گفت یا غولے ست یا دیوے ست یا دیوانہ

(ایک عاقل سے دنیا کی حالت کے متعلق میں نے سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ دنیا ایک خواب ہے یا ایک ہوا ہے یا ایک افسانہ ہے' پھر میں نے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے اس دنیا میں دل لگایا تو اس نے جواب دیا کہ یا تو غول ہے یا دیو ہے یا پاگل ہے)۔

جب ایسی شے ہے تو یہاں سے تو جانے کی فکر ہونی چاہئے نہ کہ رہنے کی' خصوصاً اگر کوئی مرے تو زیادہ عبرت ہونا چاہئے' دنیا کی مثال ریل کی سی ہے کہ سوار ہوتے ہیں' اترتے ہیں' آج وہ پیدا ہوا' کل وہ مرا' دم بہ دم گھنٹی جگانے کے لئے بجتی ہے:

مرا در منزل جاناں چہ امن عیش چوں ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا

مجھ کو منزل جاناں میں کیا عیش و آرام جبکہ جرس شور مچاتا ہے کہ محملوں کو باندھو' یعنی مجھ کو دنیا کی مستعار زندگی میں کیا راحت مل سکتی ہے جبکہ تقاضائے موت کسی وقت کس جگہ چین نہیں لینے دیتا۔

اور وہ گھنٹیاں یہی ہیں' اپنے دوستوں کا' اپنے رشتہ داروں کا مرنا۔

ماعند اللہ باق کے حصول کا طریقہ:

مگر ہم ایسے خواب غفلت میں سو رہے ہیں کہ کچھ عبرت ہی نہیں ہوتی' حق تعالیٰ نے اس آیت میں بہت مختصر لفظوں میں اس غفلت کا علاج بیان فرمایا ہے' وہ یہ ہے کہ یہ سوچا کروں کہ دنیا فانی ہے' جی لگانے کے قابل نہیں اور آخرت باقی ہے اور اپنی نافرمانیاں اور حساب و کتاب' قبر سے اٹھنا' یہ سب باتیں سوچا کرو' جہاں چوبیس گھنٹے دنیا کے کام کرتے ہو' پانچ منٹ اس کام کے لئے بھی مقرر کرلو' انشاء اللہ تعالیٰ اس مراقبہ سے سب آثار جو پہلے بیان ہوئے پیدا ہوں گے' آگے فرماتے ہیں:

"ولنجزین الذین صبروا اجرھم باحسن ما کانوا یعملون" یعنی ضرور بالضرور جزا دیں گے ان کو جو صبر کرتے ہیں۔ صبر کے معنی ثابت قدم رہنے کے ہیں' ہم میں اس کی بھی کمی ہے' ایک وقت نیک عمل کریں گے دوسرے وقت ندارد' ثبات نہیں ہے۔ آگے فرماتے ہیں: بہ سبب ان کے اچھے عمل کے' معلوم ہوا کہ "ماعند اللہ باق" کی تفصیل کا طریقہ نیک عمل ہے' اب میں ختم کرتا ہوں اور مکرر بطور خلاصہ کے بیان کرتا ہوں کہ دنیا کے فانی ہونے اور آخرت کے باقی ہونے کا جیسا اعتقاد ہے' اس کا دھیان کرتا کہ یہ اعتقاد حال بن جائے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆.........☆☆

بقیہ اخلاص

لئے کرے گا' لوگوں کی واہ واہ کی اسے ذرا بھی خواہش نہ ہوگی۔

عمل کی درستی:

ایک دانا کا قول ہے کہ عمل کی درستی اور سلامتی کے لئے چار چیزیں درکار ہیں:

۱:......شروع کرنے سے پہلے اس کا علم کہ اس کے بغیر کوئی عمل درست نہیں ہوسکتا' کیونکہ جب بھی کوئی عمل علم کے بغیر ہوگا' تو اس میں بنانے کی نسبت بگاڑنے والی باتیں زیادہ ہوں گی۔

۲:......شروع کرنے سے پہلے صحیح نیت کا ہونا کہ عمل نیت سے درستگی پاتا ہے' جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشار مبارک ہے: اعمال کا ثمرہ نیت پر موقوف ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہے۔ پس روزہ ہو یا نماز اور حج ہو یا زکوٰۃ ایسے ہی باقی عبادات نیت سے ہی درست ہوتی ہیں' لہٰذا عمل کی اصلاح کے لئے پہلے نیت کا صحیح ہونا ضروری ہے۔

۳:......صبر یعنی دوران عمل صبر و تحمل اختیار کرے تاکہ عمل سکون و اطمینان سے ادا ہوسکے۔

۴:......اخلاص' کوئی عمل اس کے بغیر قبول نہیں ہوتا' اگر تیرا عمل اخلاص کے ساتھ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائیں گے اور لوگوں کے قلوب کو تیری طرف مائل کردیں گے۔

اخلاص کی برکت:

ہرم بن حیانؒ فرماتے ہیں کہ جب بندہ دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے قلوب کو اس کی طرف متوجہ کردیتے ہیں' حتیٰ کہ ان لوگوں کی محبتیں اور ہمدردیاں اس شخص کو نصیب ہوتی ہیں۔ ☆☆

محبت الٰہی کے حصول کا طریقہ

مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ

جن باطنی اعمال کو حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے' ان میں سے ایک اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

"والذین آمنوا اشد حباللہ."

"اور جو لوگ ایمان لائے ہیں' وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔"

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لایومن احدکم حتی یکون اللہ ورسولہ احب الیہ ماسواھما." (او کما قال)

ترجمہ: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اللہ اور اس کا رسول' ان کے ہر ماسوا سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔"

ان آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت کی تحصیل ہر مسلمان پر فرض ہے۔

محبت کا دعویٰ کر دینا تو بہت آسان ہے' اور ہر شخص یہ زبانی خدمت انجام دے سکتا ہے' لیکن:

وکل یدعی حبا للیلیٰ
ولیلیٰ لاتقرھم بذاکا

اصل دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ محبت کی کچھ حقیقت بھی دل میں موجود ہے یا نہیں؟ دنیا کی ہر چیز کی طرح محبت کی بھی ایک علامت ہے اور وہ علامت ہے محبوب کی اطاعت:

"ان المحب لمن یحب مطیع"

اسی حقیقت کو قرآن کریم نے اس طرح واضح فرمایا:

"قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ."

"آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو' اللہ تم کو محبوب رکھے گا۔"

اب سوال یہ ہے کہ یہ محبت حاصل کیسے ہو؟ اس سلسلے میں سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو دوسری محبتوں سے خالی کرے' صوفیائے کرامؒ نے بالکل درست فرمایا ہے کہ قلب ایک ایسا برتن ہے جس میں دو چیزیں بیک وقت جمع نہیں ہوسکتیں' دل کو اللہ تعالیٰ نے خالصتاً اپنے ہی لئے بنایا ہے' اب اگر یہ دل دنیا کی اور جاہ و مال کی محبت سے بھرا ہو تو اس میں اللہ کی محبت کیسے آئے؟

حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ' ایک مرتبہ خانقاہ سے گھر جا رہے تھے' مجھے بھی اس طرف جانا تھا' میں بھی ساتھ ہولیا' راستے میں چلتے چلتے اچانک رکے اور جیب سے کاغذ اور پنسل نکالی' پھر کچھ لکھ کر اسے جیب میں ڈال لیا' پھر خود ہی مجھ سے پوچھا: مجھے مولوی شفیع! کیا بات ہوئی؟ میں نے انکار کیا' تو فرمایا کہ دل کا بوجھ کاغذ پر ڈال دیا' ایک کام یاد آیا تھا جو خانقاہ میں واپس آ کر کرنا ہے' نہ لکھتا تو دل میں کھٹکتا رہتا' اب دل فارغ ہے' پھر فرمایا کہ: دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ہی بنایا ہے۔

لہٰذا دل کا صحیح مصرف اللہ تعالیٰ کی یاد ہے' بقدر ضرورت دیگر اشیاء کے خیال میں مضائقہ نہیں' لیکن دل کو دنیوی امور ہی کی محبت اور انہی فکر سے معمور رکھنا غلط ہے' انبیاء و اولیاء میں اور ہم میں فرق یہی ہے کہ دنیوی کام وہ بھی کرتے تھے اور ہم بھی کرتے ہیں' مگر وہ "دست بکار و دل بیار" کے مصداق تھے۔ خالص دنیا کے کام انجام دیتے وقت بھی ان کا قلب اللہ کے ذکر اور اس کی یاد میں محو ہوتا تھا' اس کے برعکس ہمارا حال یہ ہے کہ ان کاموں میں ہمارے پاؤں تو کم صرف ہوتے ہیں' مگر دل ہمہ وقت دنیا ہی میں مشغول رہتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی کیسی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح گھر میں تشریف لاتے تھے' جس طرح دنیا کے سب مرد' لیکن فرق یہ ہے کہ دنیوی امور انجام دینے کے ساتھ جب کان میں اذان کی آواز

پڑتی تھی تو: "مر کان لم یعرفنا" (اس طرح اٹھ کر چلے جاتے تھے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں)۔

مشہور محدث امام ابوداؤدؒ کے اساتذہ میں سے ایک بزرگ حداد (لوہار) تھے ان کا یہ معمول تھا کہ گرم لوہے پر ضربیں لگاتے لگاتے جس وقت اذان کی آواز کان میں پڑتی تو اگر ہتھوڑا سر سے اوپر اٹھایا ہوا ہوتا تو اسے وہیں پیچھے کی طرف چھوڑ دیتے تھے اور اس ضرب کو کام میں لانا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔

حضرت طلحہؓ نے بڑی خطیر رقم صرف کر کے ایک باغ لگایا تھا' ایک دن دیکھ بھال کے لئے باغ میں گئے' ذرا فرصت ملی تو نماز کے لئے کھڑے ہوگئے' اتنے میں ایک پرندہ آ کر کھجوروں کے خوشوں میں الجھ گیا' اور پھڑ پھڑانے لگا۔ حضرت طلحہؓ کی نگاہ اس پر پڑی تو ذہن کچھ دیر کے لئے نماز سے ہٹ کر اس طرف متوجہ ہوگیا' سلام پھیرا تو قلق ہوا' اور جا کر حضرت عثمانؓ سے کہا کہ یہ باغ مجھے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرتا ہے' اس لئے میں اسے صدقہ کرتا ہوں' اس زمانے میں یہ باغ نو ہزار میں فروخت ہوا۔ (موطا امام مالکؒ)

تو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلا کام یہ ہے کہ دل کو غیر اللہ کی محبت سے فارغ کیا جائے۔ اس کے علاوہ دوسرا طریقہ "معرفت" کی کوشش ہے۔ عقلی طور سے انسان غور کرے تو کسی کے ساتھ محبت کرنے کے عموماً چار اسباب ہوتے ہیں: حسن وجمال' فضل وکمال' ملک و مال' جود ونوال' اور یہ چاروں چیزیں ذات باری تعالیٰ میں اس درجہ مکمل طور پر پائی جاتی ہیں کہ کسی اور میں نہیں پائی جاسکتیں' مخلوقات میں جہاں کہیں ان میں سے کوئی چیز موجود ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے' لہٰذا عقلاً اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوبیت کا مستحق کوئی نہیں' حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

"جسے اللہ کی معرفت حاصل ہو وہ اس کے سوا کسی سے محبت نہیں کرے گا اور جو شخص دنیا کی حقیقت پہچان لے وہ اس سے کنارہ کشی اختیار کرے گا۔"

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اس کائنات کا ہر ذرہ معرفت حق کا راستہ ہے' جس مخلوق پر بھی تفصیلی نگاہ ڈالو' وہ اپنے خالق کی عظمت پر دلالت کرے گی۔

محبت الٰہی کے حصول کا تیسرا طریقہ "ذکر لسانی" ہے' انسان کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا کرے تو رفتہ رفتہ اللہ کی محبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے' ذکر کے دوران اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ذہن اور دل زیادہ سے زیادہ "ذکر" ہی کی طرف متوجہ رہے' دوسرے خیالات میں نہ الجھے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ طریق سلوک میں جمعیت خاطر رکھنا اور مشوشات سے دل کو پاک رکھنا ضروری ہے۔ غیر اختیاری افکار میں تو مضائقہ نہیں' لیکن بقول حضرت تھانوی قدس سرہ' غیر ضروری افکار دل کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔

آخر میں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ مقام محبت کے حصول کا اصلی طریقہ کسی اہل اللہ بزرگ کی طویل صحبت ہے' اپنے آپ کو کسی مرشد کامل کے حوالہ کئے بغیر عموماً یہ مقام حاصل نہیں ہوتا' کیونکہ ان مقامات کو حاصل کرنے کے طریقے مختلف لوگوں کے اختلاف طبائع کی مناسبت سے مختلف ہوتے ہیں اور انہیں کوئی شیخ کامل ہی پہچان سکتا ہے۔

☆☆..........☆☆

ختم نبوت کانفرنس

۵/مئی ختم نبوت کانفرنس: بخاری مسجد کنری' ضلع میر پور خاص' بعد نماز عشاء۔
مقررین: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ملتان' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی سجاول' حضرت مولانا اللہ وسایا ملتان' حضرت مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم' مولانا سعید احمد جلال پوری کراچی۔ منتظمین و ناظم: میاں عبدالواحد' جناب ریاض احمد' محمد حنیف' محمد کمیل' مولانا امان اللہ شامل ہیں۔

۶/مئی ختم نبوت کانفرنس: ٹنڈوالہیار شہر' بعد نماز عشاء' مقررین مندرجہ بالا۔
مقررین: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ملتان' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی سجاول' حضرت مولانا اللہ وسایا ملتان' حضرت مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم' مولانا سعید احمد جلال پوری کراچی۔ منتظمین: مولانا محمد راشد' مفتی محمد عرفان' مولانا خالد۔

۷/مئی ختم نبوت کانفرنس: حیدر آباد شہر' بعد نماز عشاء' مقررین مندرجہ بالا۔
مقررین: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ملتان' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی سجاول' حضرت مولانا اللہ وسایا ملتان' حضرت مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم' مولانا سعید احمد جلال پوری کراچی۔ منتظمین: ڈاکٹر عبدالسلام قریشی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا رب نواز جلال پوری اور مولانا جمیل الرحمٰن۔

دل کی سرزمین

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

ہمارے اس ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی طاقت رکھی ہے' لیکن یہ ہاتھ خود کوئی چیز نہیں' اس کی کوئی ہستی نہیں' یہ ہاتھ مظلوم پر ظلم کے لئے اٹھ سکتا ہے' ظالم کی مدد کے لئے اٹھ سکتا ہے' اٹھ کیا سکتا ہے؟ اٹھتا رہتا ہے' اور آج تو صرف اسی کے لئے اٹھ رہا ہے' آج ساری انسانی توانائیاں اور اس کی ساری طاقتیں ظلم کے لئے وقف ہیں اور یہ کوئی انہونی اور بعید از قیاس بات نہیں' جب انسان کا دل بدل جائے' انسان کے دل میں اور اس کی نیت میں فتور آ جائے اور اس کے دل کے اندر انسان کی دشمنی گھر کر جائے' اس کو انسان کے خون کی چاٹ لگ جائے تو اس کا ہاتھ یتیم کا سر قلم کرنے کے لئے' بیوہ کے سر سے آخری دوپٹہ یا اس کے چہرے کو چھپانے کے لئے' اس کی آبرو کی حفاظت کے لئے جو آخری سہارا رہ گیا ہے' اس کو چھین لینے کے لئے' غریب و مفلس کے فاقہ زدہ گھر سے جس کو ہفتوں کے بعد چند دانے پکانے کے لئے اپنا اور اپنے یتیم بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ملے ہیں' یہ چند دانے اور اس کے چولہے' توا اٹھا لینے اور اس کی آگ کو گل کر دینے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے' لیکن مسئلہ صرف ہاتھ کا نہیں' بلکہ اس کا اور اس طرح کی ساری خرابیوں کا انحصار اس پر ہے کہ انسان کے دل میں کیا ہے؟ اس کا ارادہ کیا ہے؟ کیا انسان کے اندر خیر کی طلب پیدا ہوگئی؟ کیا اس کے اندر خوف پیدا ہوگیا؟ کیا انسانیت کی حقیقت اس پر کھل گئی؟ کیا انسان کو ہستی کا آغاز و انجام معلوم ہوگیا' بس سارا انحصار اسی پر ہے۔

انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے جتنی زرخیزی رکھی ہے اور اس کے اندر سونا اگلنے کی جو صلاحیت رکھی ہے' اس کے سامنے سائبیریا کے میدان اور ہندوستان کی سرسبز و زرخیز زمین ہیچ ہے' اگر اس کے اندر نیک ارادوں کے اُگنے' پھلنے پھولنے اور پرورش پانے کی صلاحیت پیدا ہوگئی اور انسان کے سفلی اغراض و مقاصد اور اس کی سفلی خواہشات کھاد بننے کے لئے تیار ہے تو انسان ان کو کھاد بنا کر اپنے دل کی سرزمین سے نیک ارادوں کی کھیتی پیدا کر سکتا ہے' اور یہ کھیتی پھل دے سکتی ہے' پک سکتی ہے اور کاٹی جا سکتی ہے' لیکن اگر یہ دل کی سرزمین اوسر اور بنجر ہوگئی ہے' تو اس کے اندر کانٹے تو پیدا ہو سکتے ہیں' پھول پیدا نہیں ہو سکتے' اس کے اندر تلواریں تو اُگ سکتی ہیں' لیکن امن دینے والی چھاؤں نہیں پیدا ہو سکتی' انسان کے دل کی کھیتی ایسی منحوس بن گئی ہے' ایسی الٹی ہوگئی ہے کہ اس کے اندر زہر تو پیدا ہو سکتا ہے' تریاق نہیں پیدا ہو سکتا ہے' بدامنی تو پیدا ہو سکتی ہے' اپنے بچوں کو پالنے کے لئے یتیموں کا پیٹ پھاڑنے کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے' لیکن کسی بے کس' کسی مظلوم اور کسی مصیبت زدہ کی حفاظت اور کسی یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھنے کا جذبہ نہیں پیدا ہو سکتا۔

اگر یہ دنیا جنت کا نمونہ بنادی جائے' لیکن دل خراب ہے تو پھر جہنم کدہ بن جائے گی:

اگر انسان کی فطرت ہی کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ اس کی پیاس شربت سے نہیں بجھتی' دودھ سے نہیں بجھتی (جس کو اللہ نے "لبناً خالصاً سائغاً للشاربین" کہا ہے) اس کی پیاس ٹھنڈے میٹھے پانی سے نہیں بجھتی (جس کو قرآن ماءً فراتاً کہتا ہے) اس کی پیاس دجلہ و فرات کے پانی سے نہیں بجھتی' بلکہ اس کی پیاس انسان کے خون سے بجھتی ہے' ایسی حالت میں اگر یہ چاند اور دوسرے سیارے جن تک وہ پہنچے اور وہاں کی آب و ہوا اور وہاں کی سطح اپنی مناسب بنانے میں انسان اپنی ساری توانائیاں صرف کر رہا ہے' یہ چند مریخ اور دوسرے سیارے زمین پر اتر آئیں' انسان کے قدموں کے نیچے آ جائیں اور یہ ساری دنیا جنت کا نمونہ بنادی جائے' لیکن انسان کے دل کی کھیتی خراب رہے' اور اس سے خیر پیدا کرنے کی صلاحیت جاتی رہی ہے تو یاد رکھو انسان کی تقدیر میں تباہی ہی تباہی لکھی ہوئی ہے' اس کی حالت کبھی سدھر نہیں سکتی' اور یہ دنیا انسانوں ہی کے ہاتھوں پھر جہنم کدہ بن جائے گی۔

دل کی کھیتی کی طرف توجہ کیجئے:

حضرات! دنیا میں ہر طرف پھیلے ہوئے فساد کو، بدامنی کو سروں پر منڈلاتے ہوئے مہیب جنگ کے خطرہ کو دور کرنے کے لئے اور انسان کو امن و سکون اور باہمی اعتماد و محبت کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے دل کی کھیتی میں ہل چلایا جائے' آپ کسانوں کو دیکھتے ہیں' خدا کے بتائے ہوئے صحیح اور فطری قانون کے مطابق کسان زمین میں ہل چلاتا ہے تو زمین کتنا خزانہ اگل دیتی ہے؟ اسی طرح اگر دل کی کھیتی میں ہل چلایا جائے اور خدا کے پیغمبروں کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق چلایا جائے اور اس میں تھوڑی سی محنت صرف کی جائے اور یہ دل کی کھیتی لہلہا اٹھے اور پھلنے پھولنے لگے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس وقت دنیا کا نقشہ کیا ہوگا؟ یہ حقیر زمین جو آپ کے قدموں تلے روندی جاتی ہے' اس سے آپ نے اتنا بڑا فیض پایا' اگر آپ دل کی کھیتی میں خدا کے پیغمبروں کے دیئے ہوئے ہل چلاتے اور ان کے بتائے ہوئے قانون کے مطابق آپ اس کی خدمت کرتے اور اس میں ریاض کرتے اور وہ کھیتی برگ و بار لاتی تو پھر آپ دیکھتے کہ دنیا میں کیسی بہار آتی ہے؟ اور جب دل کی کھیتی خزانہ اگلتی تو دنیا کا دامن کیسے کیسے موتیوں سے بھر جاتا' کیسے کیسے ولی کامل' کیسے کیسے خادم انسانیت' کیسے کیسے بے لوث و بے غرض انسان اور انسانوں کے لئے اپنا خون پانی ایک کرنے والے سامنے آتے کہ جن کے کارناموں کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔

جب دل کی دنیا بدلتی ہے تو کیا ہوتا ہے؟

کوئی باور نہیں کر سکتا کہ کیا انسان کے اندر اتنی بے غرضی پیدا ہو سکتی ہے؟ کیا انسان دوسروں کی خاطر اپنی اولاد کو قربان کر سکتا ہے؟ کیا انسان وعدہ وفا کرنے کے لئے اپنا گھر لٹا سکتا ہے؟ ایک مظلوم کو بچانے کے لئے اپنے سارے کنبے کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے؟ ایک انسان خود زخمی ہے اور پیاس سے حلق میں کانٹے پڑ گئے ہیں' مر رہا ہے' پھر بھی دوسرے زخمی کی پیاس بجھانے کے لئے اپنا پانی پیش کر سکتا ہے؟ دنیا کی عقل اس کا تصور کرنے سے بھی عاجز ہے' یہ سب کرشمہ تھا' خدا کے پیغمبر کی محنتوں کا' انہوں نے دل کی کھیتی پر صحیح طریقے سے محنت کی اور اس کے اندر اللہ کے رکھے ہوئے مخفی خزانوں اور دفینوں کو نکالا اور عالم انسانیت کو اس سے مالا مال کر دیا۔

خدا کے پیغمبروں نے اس زمین کو چھوڑا' بڑے بڑے ماہرین کو چھوڑا کہ وہ صنعتوں کو ترقی دیں' نہ ان کو روکا' نہ ان کی رہنمائی کا دعویٰ کیا' بلکہ انہوں نے صاف کہہ دیا: "انتم اعلم بامور دنیاکم" صنعت والے صنعت کے میدان میں ترقی کریں' زراعت والے زراعت کے میدان میں اور علم والے علم کے میدان میں' اللہ نے ہم کو ایک اور میدان دیا ہے' وہ انسانیت کا میدان ہے اور انہوں نے اس میدان میں محنت صرف کی تو دنیا کا نقشہ کیا سے کیا ہو گیا؟ صرف ایک دور کی تاریخ پڑھئے' صحابہ کرامؓ کے دور کی' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ موقع دیا کہ وہ دل کی سرزمین میں کھیتی کریں تو آپ دیکھئے کہ اس دنیا میں کیسی بہار آئی؟

ارادہ نیک ہو تو راہ کی صعوبتیں اور دشواریاں حائل نہیں ہوتیں:

اس وقت ہزاروں مشکلات تھیں' تمدن اپنے بالکل ابتدائی دور میں تھا' انسانیت نے بہت سے میدانوں کا انکشاف ہی نہیں کیا تھا' سائنس نے گویا اپنا سفر ہی شروع نہیں کیا تھا' قدم قدم پر رکاوٹ تھی' سفر کی دشواریاں تھیں' ایک جگہ سے دوسری جگہ کے پہنچنے کے لئے سخت مشکلات درپیش تھیں' لیکن جب نیک ارادہ پیدا ہوا اور ان کے اندر انسانوں کو خدا کا پیغام پہنچانے کا' انسانوں کو تاریکی سے نکالنے کا اور ترحم کا سچا جذبہ پیدا ہوا کہ انسان اپنی ہستی کو کس طرح خاک میں ملا رہا ہے؟ اور ان کو اپنی آنکھوں سے صاف نظر آیا کہ جہنم کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور انسان اس میں چھلانگ مارنا چاہتے ہیں' جیسے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے آگ روشن کی اور پروانے اس میں گرنے لگے' وہ ہٹاتا ہے' مگر ہٹا نہیں پاتا' پروانوں کی طرح لوگ اس میں کودنے اور چھلانگ مارنے کے لئے تیار ہیں' اور میں تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر تمہیں اس سے ہٹانا چاہتا ہوں' جب صحابہ کرامؓ پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی تو پھر نہ سفر کی صعوبتیں اور اس کی دشواریاں ان کی راہ میں حائل ہوئیں اور نہ اس وقت کی دقتیں اور سفر کی طوالت' راستوں کے خطرات' ان میں سے کوئی چیز بھی ان کے عزم کے سامنے نہیں ٹک سکی' اس لئے کہ ایک تو نیک ارادہ پیدا ہوا' دوسری یہ کہ وہ ارادہ ان پر مستولی ہو گیا' ان کے اعصاب پر اور ان کے دل و دماغ پر چھا گیا' اب کھانا پینا مشکل ہو گیا' وہ لقمہ توڑتے تھے اور کہتے تھے کہ لقمہ توڑتا ہوں اور اللہ کے ہزاروں بندے بالکل (علیٰ شفا حفرۃ من النار) جہنم کے کنارے کھڑے ہوئے ہیں' جتنی دیر میں لقمہ منہ میں رکھوں گا اور اتاروں گا' اتنی دیر میں کتنے خدا کے بندے جہنم کے گڑھے میں گر پڑیں گے؟

آج ہر چیز موجود ہے لیکن انسانیت کا سچا درد مفقود ہے:

آج کس چیز کی محتاجی ہے؟ کیا چیز دنیا سے کھو گئی ہے؟ خدا کے لئے غور کیجئے' کیا چیز اس وقت دنیا

کے ہاتھ میں نہیں ہے؟ نیک ارادہ نہیں' انسان کی قدر نہیں' انسانیت کی فکر نہیں' خطرات ہمارے سر پر منڈلا رہے ہیں' ان کی کسی کو پروا نہیں' اپنی اپنی تو فکر ہے' لیکن کسی کو عام انسانیت کی فکر نہیں' اگر تیسری جنگ عظیم چھڑ گئی اور یہ ہائیڈروجن بم' اور ایٹم بم چلا دیئے گئے تو دنیا کا کیا حشر ہوگا؟ باتیں تو اس کی بہت کی جارہی ہیں' چرچے تو اس کے ہر طرف ہیں' لیکن کسی کو اس کا سچا درد نہیں ہے اور جو لوگ کچھ کرسکتے ہیں اور انسانیت کو بچاسکتے ہیں' وہ سب سے زیادہ ان وسائل کی تیاری میں منہمک ہیں' یہ سمجھ لیجئے کہ نئی جنگ کے لئے ساری قومیں اور دنیا کی ساری طاقتیں پر تول رہی ہیں اور ساری دنیا میں جو گھوڑ ریس ہے وہ اسی کی ہے' کسی کو بدی سے نفرت نہیں' کسی کو انسان کو تباہی کا غم نہیں' جو حقیقی دکھ اور صدمہ ہونا چاہئے جیسے باپ کو اولاد کا صدمہ ہوتا ہے' بھائی کو بھائی کا صدمہ ہوتا ہے' وہ صدمہ کسی کو نہیں' صرف زبانی باتیں ہیں' امریکا سے لے کر آپ ایشیا کے آخری سرے تک چلے جایئے' آپ کو ہر جگہ باتیں ملیں گی' لیکن اس کے اندر درد مفقود ہے' جو درد' کراہ اور کسک ہوتی ہے' وہ کسی میں آپ نہیں پائیں گے' اس میں سارا حصہ عقل کا ہے' سارا حصہ ذہانت کا ہے' دنیا کے خطرات سے واقفیت اور اس کی تحلیل اور تجزیہ ایسا کریں گے کہ معلوم ہوگا کہ جیسے کسی معمل میں کسی چیز کے الگ الگ اجزاء کئے جاتے ہیں' بالکل ہندی کی چندی کرکے آپ کو بتادیں گے کہ کیا خطرہ درپیش ہے' لیکن اس کے اندر جو انسانیت کا درد ہے' یا دل کی کسک ہے' وہ نہیں ہوتی' جیسے آدمی اپنے گھر کا کوئی واقعہ بیان کرتا ہے تو اس کا لہجہ اور ہوتا ہے' آنسو اس کی آنکھوں میں ڈبڈبائے ہوئے ہوتے ہیں' آواز مرتعش ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دل رو رہا ہے۔

آج دنیا کے بڑے بڑے فلسفی نہایت اطمینان سے دنیا کے خطروں کو بیان کرتے ہیں' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ کوئی بہت خوش آئند بات ہو' کوئی مبارک واقعہ ہو' جس کو مزے لے کر بیان کیا جائے' اس لئے کہ انسانیت سے کسی کو حقیقی اور قلبی تعلق نہیں ہے' سب زبانی باتیں اور دماغی تعیشات ہیں۔

آج دنیا کی ساری کمی پوری ہوچکی ہے' کرنے کو سب کچھ ہے ہمارے پاس' اگر ہم نیک بننا چاہیں' اگر ہم انسان کو ان خطرات سے نکالنا چاہیں' اگر ایک فرد بھی قطب شمالی' قطب جنوبی میں ہے' ہم اس کی مدد کرنا چاہیں تو اللہ نے ہم کو وہ وسائل دیئے ہیں کہ ہم ان کی مدد کو پہنچ سکتے ہیں' لیکن ہمارے اندر سچا ارادہ نہیں' ہمارے اندر اس کا شوق نہیں' ایک شخص کے پاس سب کچھ ہے' وہ لاکھوں روپے سے مدد کرسکتا ہے' لیکن وہ خسیس ہے' بخیل ہے' اس کو پیسے کی محبت ہے' یا سست ہے اور کاہل الوجود ہے' وہ بالکل ہاتھ ہلانا نہیں چاہتا' تو بتایئے اس کی دولت کیا کام آئے گی؟ ایک شخص حج کو جاسکتا ہے' خدا نے اس کو ایسے ذرائع دیئے ہیں' لیکن حج کا ارادہ نہیں ہے' حج کا شوق نہیں' تو بتایئے پھر کون اس کو حج پر آمادہ کرسکتا ہے؟

☆☆............☆☆

اجابت دعا کی تاخیر کی ایک حکمت:

حکایت ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے حق سبحانہ وتعالیٰ کی خواب میں زیارت کی' تو عرض کیا: یا اللہ! میں بہت مرتبہ آپ سے دعا کرتا ہوں' اور آپ قبول نہیں فرماتے۔ ارشاد فرمایا کہ اے یحییٰ! میں تمہاری (دعا کی) آواز سننا چاہتا ہوں' (اس لئے تاخیر کرتا ہوں' تاکہ یہ آواز کا سلسلہ طویل ہو)۔

ہم پوری امت مسلمہ کو قرآن وسنت پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں

مانسہرہ (پ ر) کل کائنات کا نظام اللہ چلا رہا ہے' لاتعداد مخلوقات کی ضروریات اللہ تعالیٰ خود پوری کررہا ہے' ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں کا نظام تنہا اللہ پاک چلا رہا ہے' کیا وہ اللہ چھ سات فٹ کے انسان کی ضرورتوں کو پورا نہیں کرسکتا؟ انسان وجود کے اندر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے لاتعداد مناظر موجود ہیں۔ انسان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے رب کو بھول جائے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ میں درس قرآن دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے دنیا میں آکر یہ اعلان کیا کہ سب سے توڑ کر رب سے جوڑو۔ جن لوگوں نے اللہ کے نبیوں کی آواز کو سن کر عمل کرلیا وہ کامیاب ہوگئے' لیکن جنہوں نے ان بزرگ ہستیوں کا مقابلہ کیا وہ تباہ و برباد ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی سنتا ہے' ہر حال میں سنتا ہے' ہر وقت سنتا ہے۔ اللہ کے نیک بندے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا تعلق اللہ سے جوڑتے رہے ہیں۔ اللہ سے جو مانگتا نہیں اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے حساب ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا کسی صورت مناسب نہیں ہے۔ ہم پوری امت مسلمہ کو قرآن وسنت پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی صحبت حاصل کرکے جب علماء حق سے قرآن وسنت کی روشنی حاصل کی جاتی ہے تو انسان کے اندر ایک ایمانی بہار آتی ہے' جس کی وجہ سے انسان سکون پاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ کے نام پر مرجانے کو حق جانا خیال کرتا ہے۔

مدارس اسلام کا معجزہ

مولانا عبداللہ عباس ندوی

دینی تعلیم کے مراکز اب نشانے پر ہیں' نشانہ موجودہ دنیا کی بڑی طاقت کا ہے' جس کے پاس آتش و آہن کا بڑا ذخیرہ ہے' دنیا کے مالیاتی نظام پر قبضہ ہے' وسائل اطلاعات پر جس کے کارندے چھائے ہوئے اور پوری دنیا میں اپنا جال بچھائے ہوئے ہیں' مشرق و مغرب کی حکومتیں جس کے سامنے لرزاں و ترساں ہیں' وہ حریف بجھ رہی ہیں' پھوس کے چھپر کے نیچے ٹاٹ اور چٹائی پر بیٹھے ہوئے چند بچوں کو اور ان کے معلموں کو' الزام یہ ہے کہ دنیا میں یہ دہشت گردی پھیلا رہے ہیں' خدا کا نام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کئے ہوئے ہیں' دہشت گردی یہ ہے کہ خدا کے علاوہ کسی کی طاقت تسلیم نہیں کرتے ہیں اور قتل و غارتگری کو برا سمجھتے ہیں' انسان کی حق تلفی اور اس کے حقوق کی پامالی کے یہ مخالف ہیں۔ "فتنوں سے بچو' فتنوں سے پناہ مانگو' فتنوں سے دور رہو" ان کی تعلیم کا اہم جزو ہے' کسی کی پشت پر چھرا گھونپنا تو الگ رہا' زبان سے اس کی برائی کرنا بھی ان کے ہاں حرام ہے' یہ جھوٹ سے جنگ کرتے ہیں' انسان کے سر کی عزت کرتے ہیں اور ہر انسان کو یکساں طور پر ایک مالک کا بندہ قرار دیتے ہیں اور تو اور یہ موت سے بھی نہیں ڈرتے' ان کو قتل کیجئے یا کچل دیجئے' ناقابل تصور انسان دشمنی کے مظاہرے کیجئے مگر یہ قال اللہ وقال الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنے والے اپنی جگہ سے ٹلتے نہیں اور اپنے عقائد پر جمے ہوئے ہیں' ڈٹے ہیں۔

یہی عقیدہ مسلم دشمنی کا سبب بنا ہے' امریکا کے صدر نے جامعہ الازہر کے شیخ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے نصاب بدل دیں' قرآن کا منتخب حصہ پڑھائیں جس کو یہود بھی سمجھیں' شیخ الازہر نے جرأت اور بیباکی کے ساتھ صدر امریکا کی اس رائے کو ناقابل عمل قرار دیا' احتجاج کیا اور آگاہ کر دیا کہ ازہر نہیں بلکہ پورے مصر کو تباہ و برباد کرنے کے بعد بھی اسلامی عقائد' امن پسندی اور انسان دوستی کی روح سلب نہیں کی جا سکتی' مصر کے بعد اب نمبر آیا ہے برصغیر کے مدارس اور اسلامی درسگاہوں کا' پڑوسی ملک نے آج سے دس سال پہلے مدارس کے خلاف آواز اٹھائی؟ اور مدارس کو چندہ دینے والوں سے احتجاج کیا' ہندوستان کے حکمراں مسلم دشمنی میں کسی سے کم نہیں' لیکن دور اندیش سیاست داں اور تجربہ کار ہیں' ان کو معلوم ہے کہ اتنی بڑی قوم کو سمندر میں غرق نہیں کیا جا سکتا' ان کے ساتھ مل کر رہنا ہے اور ان کے عقائد کو وہ برسہا برس سے نہیں بلکہ صدیوں سے دیکھتے آ رہے ہیں' چنانچہ انہوں نے بھی ابھی تک کوئی منفی قدم نہیں اٹھایا ہے' مگر طاقت کے نشے میں چور "ورلڈ آرڈر" کے پردہ میں شہنشاہ من اپنی خداوندیت کا امتحان لے رہے ہیں اور سب سے پہلے ذرائع رزق پر پہرے بٹھا رہے ہیں' جیسا کہ معلوم ہے کہ مالیاتی نظام ان کے ہاتھ میں ہے' جو افراد یا جماعتیں کار خیر میں تعاون کرنا چاہتی ہیں' ان کے ہاتھ پکڑنا' ان کو بے دست و پا کرنا پہلا آتشیں گولا ہے جو اپنی دانست میں یہودی طاقت نے تیار کیا اور نصاریٰ نے داغنا شروع کیا ہے۔

تاریخ میں یہ پہلی بار مسلمانوں پر یورش نہیں ہے' انہوں نے اپنا خون بہایا ہے اور اتنا بہایا ہے کہ دجلہ اور فرات کے پانی کا رنگ بدل گیا تھا اور بیت المقدس کی سڑکوں پر اس درجہ مسلم خون کی ہولی کھیلی گئی کہ اونٹوں کے گھٹنے تک رنگین ہو گئے' لیکن اسلام صرف باقی نہیں بلکہ بڑھتا رہا' پھیلتا رہا اور اس کے درخت برگ و بار لاتے رہے' دین کو سایہ اور پھل دیتے رہے اور تاریخ نے ان کے عزم و عزیمت کی داستانیں محفوظ رکھی ہیں۔

یہ مدارس اسلام کا معجزہ ہیں' جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہیں' ان کو کوئی مٹا نہیں سکتا' ان کا وجود سرمدی ہے' ان کی بقا' بقائے آسمانی ہے:

مٹ نہیں سکتا کبھی مرد مسلماں کہ ہے
اس کی اذانوں سے فاش سر کلیم و خلیل

☆☆..................☆☆

ایک اہم دینی فریضہ

موجودہ دور میں امت مسلمہ کی فکر انگیز اور دردناک حالت ہر سمجھ دار اور دین اسلام کی غیرت وحمیت سے سرشار درد دل رکھنے والے انسان کے لئے سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ ایک طرف عالیہ ناکامیاں ہیں' ذلت و پستی' بے چارگی و لاچارگی کی صورتحال ہے تو دوسری طرف دور دور تک روشن مستقبل کی کوئی کرن نظر نہیں آتی' موجودہ حالات میں اگر ہم انفرادی و اجتماعی طور پر اپنا احتساب کریں تو اس مایوس کن صورتحال کے جہاں اور عوامل سامنے آئیں گے' وہیں ہمیں یہ بات بھی تسلیم کرنی پڑے گی کہ ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے ناقابل معافی حد تک کنارہ کشی اختیار کر لی ہے۔ امت مسلمہ کی ناکامیوں اور موجودہ آلام ومصائب میں اس ذمہ داری سے غفلت کا بھی بڑا دخل ہے' قرآن کریم کی آیات اور بے شمار احادیث مبارکہ اس بات کا برملا اعلان کرتی ہیں کہ اس امت کو خیر الامم (تمام امتوں میں سب سے بہتر امت) کا خطاب ملنے میں اچھائی کا پرچار کرنے اور برائیوں سے روکنے کی ذمہ داری کا بڑا دخل ہے' اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کی اشاعت اور معاشرے و ملک میں پھیلی ہوئی اخلاقی و روحانی برائیوں کا سد باب امت محمدیہ کا اہم فریضہ ہے۔

نمونہ کے طور پر چند احادیث پیش خدمت ہیں:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اچھائیوں کا حکم دو اور برائیوں سے روکو' ورنہ عنقریب اللہ جل شانہ تم پر بہت سخت عذاب بھیجیں گے' پھر تم دعائیں کرو گے تو وہ بھی قبول نہیں ہوں گی۔ (ترمذی شریف)

ایک روایت کا مفہوم ہے کہ اللہ جل شانہ

مولانا محمد یوسف

بعض لوگوں کے بُرے اعمال کی وجہ سے عمومی عذاب نازل نہیں فرماتے جب تک کہ ذمہ دار لوگ گناہ ہوتے ہوئے دیکھیں اور باوجود قدرت کے منع نہ کریں اور جب ایسا ہونے لگے گا تو اللہ جل شانہ عوام اور خواص سب پر عذاب اتار دیں گے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ فلاں بستی کو اس کی آبادی سمیت الٹ دو تو انہوں نے فرمایا کہ پروردگار! ان میں آپ کا ایک ایسا بندہ بھی ہے' جس نے پل بھر بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ پروردگار عالم نے فرمایا اس کو اٹھا کر پٹخ دو کیونکہ اس کے چہرے پر میری (نافرمانی کی) وجہ سے کبھی بھی غصہ اور ناگواری کا اثر نہیں آیا۔

ترک تبلیغ کا نتیجہ:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اچھائیوں کی تلقین اور برائیوں سے منع کرتے رہو' ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسا ظالم حاکم مسلط کریں گے جو نہ کسی بڑے کی تعظیم کا خیال رکھے گا اور نہ چھوٹے پر رحم کھائے گا اور تمہارے نیک لوگ دعائیں بھی کریں گے تو قبول نہیں ہوں گی اور مدد مانگیں گے تو ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔

مندرجہ بالا احادیث سے اس فریضہ کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے اور یہ کہ دوسروں کو گناہوں سے روکنا اور اچھائیوں کا حکم کرنا ایمان کا لازمی جزو ہے۔

اہل بصیرت اور عاقبت اندیش لوگ ہمیشہ سے یہ پیشین گوئی کرتے چلے آئے ہیں اور کر رہے ہیں کہ امت محمدیہ جب بھی اس فریضہ سے غفلت اختیار کرے گی تو سخت مصائب و آلام اور ذلت و خواری میں مبتلا کر دی جائے گی اور ہر قسم کی غیبی نصرت و مدد سے محروم ہو جائے گی اور یہ سب کچھ اپنے فرض منصبی کو نہ پہچاننے' اس کی قدر نہ کرنے اور جس کام کی انجام دہی اس کی ذمہ داری تھی' اس سے غفلت کی بنا پر ہوگا اور یہی صورتحال آج درپیش ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے پانچ اصول:

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اس ذمہ داری کو جس قدر شرعی ہدایات کی روشنی میں حکمت و تدبر اور منظم طریقے پر نبھایا جائے گا' اسی قدر اس کار خیر کے مثبت اور دوررس اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کام کے لئے پانچ چیزوں کی ضرورت ہے۔

۱:...... صحیح علم ہو (جاہل اور دین سے ناواقف شخص اس کام کا اہل نہیں)۔

۲:...... مقصد اللہ جل شانہ کی رضا اور دین کی برتری ہو (بری نیت ساری محنت پر پانی پھیر دیتی ہے)۔

۳:...... نرمی اور محبت کے ساتھ شفقت کا مظاہرہ کرے' سخت اور تندخو نہ بنے' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف دعوت دین کے لئے بھیجتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس سے نرمی سے بات کرنا۔

۴:...... اس عمل کے نتیجے میں دوسروں سے تکلیف پہنچے تو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے' انتقام اور بدلہ لینے پر نہ تل جائے' حضرت لقمان علیہ السلام اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بھلی باتوں کا حکم کرو' برائی سے روکو اور جو حالات آئیں ان پر صبر کرو۔"
(سورۂ لقمان)

۵:...... جس چیز کی دوسروں کی تلقین کرے' خود بھی اس پر عمل کرے تاکہ لوگ اس شخص کو خود عمل نہ کرنے کا عار نہ دلائیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

"کیا تم لوگوں کو نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔"

علماء دین اور حاملین علم کی خصوصی ذمہ داری:

علوم دینیہ کے حاملین مردانِ حق پر یقیناً یہ ذمہ داری دیگر لوگوں کی نسبت بہت زیادہ ہے' یقیناً یہ حضرات اس بات کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ وہ ابتداً اپنے گھرانے اور اس کے بعد اپنے معاشرے اور ماحول میں پھیلی ہوئی خرابیوں اور فواحش و منکرات کا بغور جائزہ لیں اور اس کے بعد کوئی عملی قدم اٹھائیں' گناہوں پر روک ٹوک اور ابتدائی دینی باتوں سے اپنے حلقہ اور اردگرد کے لوگوں کو باخبر کرتے رہنا' ان حضرات کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔ موجودہ زمانے میں خصوصاً عمومی اصلاح و تبلیغ' عوام الناس کی دینی ذہن سازی اور ملک و معاشرے میں کھلے عام اللہ جل شانہ کی نافرمانی پر آواز اٹھانا اور حتی المقدور لوگوں کو بے دینی و بے حیائی کے کاموں سے روکنے کی مہم میں حصہ لینا قابل احترام علماء کرام کے لئے فرض کا درجہ رکھتا ہے' اس لئے اپنے علمی مشاغل کے ساتھ اس سلسلے کو جوڑنا ان حضرات کے لئے بے حد ضروری ہے کہ دین کی بقاء اور اس کے احیاء کی یہ اہم ترین صورت ہے۔ حق تعالیٰ علماء بنی اسرائیل سے شکوہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اہل علم اور نیک لوگوں کو چاہئے تھا کہ عوام کو گناہ کی باتوں اور حرام کھانے (اور دیگر برے کاموں) سے روکتے' انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا' ان کی یہ خاموشی بہت سنگین گناہ اور ان کا یہ طرز عمل بہت ہی برا ہے۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں: "ایک دوسرے کو گناہ کے کاموں سے روکتے نہیں تھے۔"

تنہائی میں نصیحت کرنا:

کسی مسلمان بھائی کو علیحدگی میں نصیحت کرنا اور برے کام پر ٹوکنا عموماً زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے' کیونکہ مقصود کسی کو برسرعام رسوا کرنا یا غیروں کے سامنے شرمندہ کرنا ہرگز نہیں' بلکہ اس کے دل میں خیر کی بات کو اتارنا اور برائی کی نفرت بٹھانا ہے۔

دورِ حاضر میں:

موجودہ زمانے میں غلط نظریات کی اشاعت' دین میں تحریف اور لوگوں کے افکار' اعمال اور اخلاق کو خراب کرنے کے لئے جس منصوبہ بندی کے تحت اہل باطل کی طرف سے کام ہو رہا ہے' اس کو دیکھ کر یہ خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ کہیں دین کا نشوونما رک جائے اور دین کے بنیادی نظریات و تعلیمات اس کے نام لیواؤں کے لئے ایک انوکھی چیز نہ بن جائیں۔ یہ محض اللہ جل جلالہ کا فضل ہے کہ اب بھی دین کے مختلف شعبوں پر علمی' اصلاحی' تبلیغی اور جہادی حیثیت سے کام ہو رہا ہے' لیکن اس سب کے باوجود معاشرے میں بگاڑ اور خرابی میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ماضی قریب کے عالم اسلام کے مفکر اور بزرگ شخصیت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے بقول فساد و بگاڑ کا طوفان جتنا تیز اور سخت ہے' اس تناسب سے دین کی اشاعت اور بھلائی کے پرچار کی کاوشیں اور کوششیں بہت کم ہیں' اس لئے قوم میں عمومی بیداری پیدا کرنا ضروری ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس اور خصوصاً مغربی معاشرے سے متاثرہ طبقہ میں خاص منصوبہ بندی اور منظم انداز میں اس کام کو اٹھایا جائے اور ان کے نظریات' اخلاق و اعمال پر خصوصی توجہ دی جائے۔

☆☆......☆☆

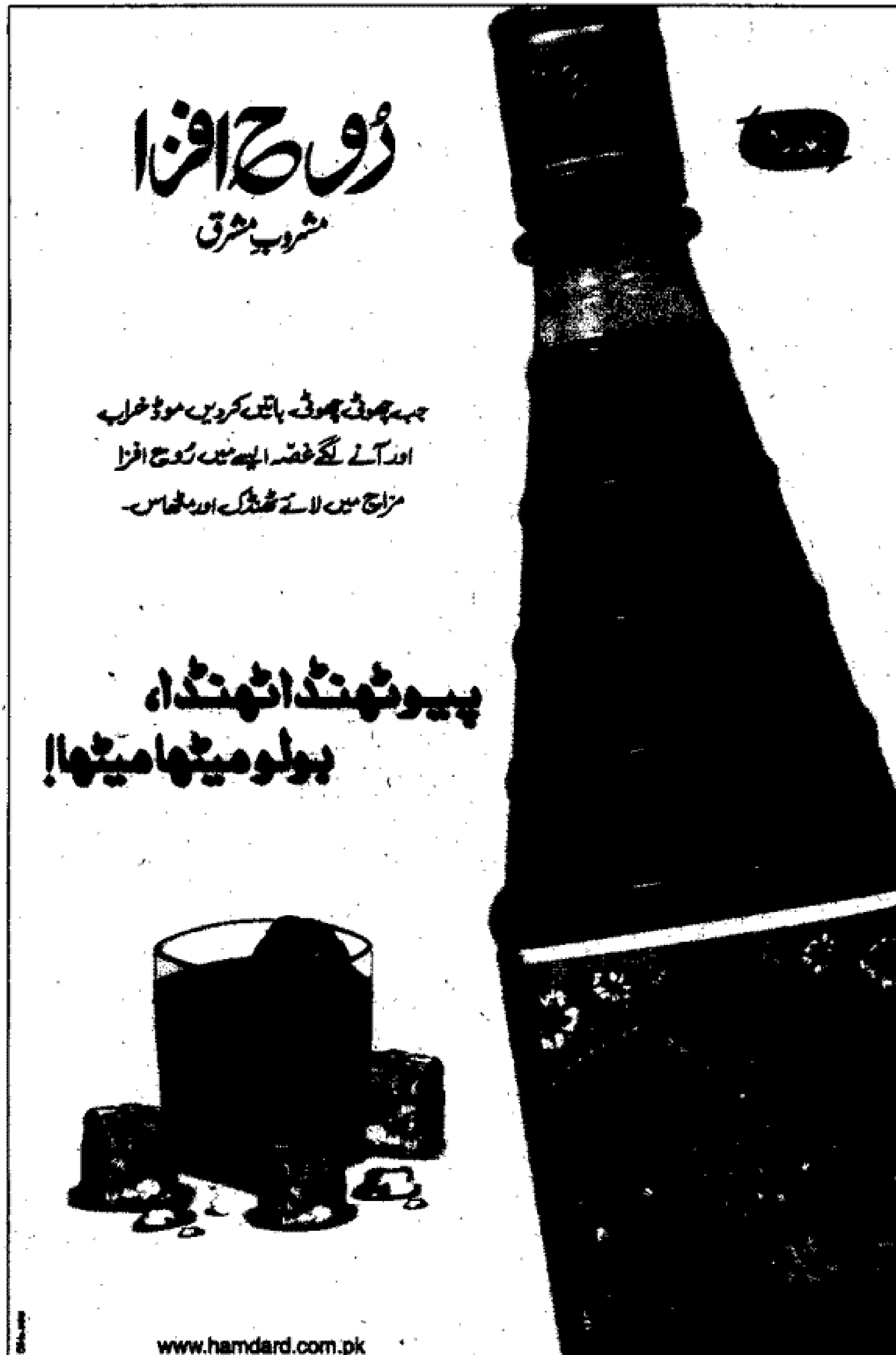
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
جب چھوٹی چھوٹی باتیں کریں موڈ خراب
اور آنے لگے غصہ ایسے میں رُوح افزا
مزاج میں لائے ٹھنڈک اور مٹھاس۔
پیو ٹھنڈا ٹھنڈا،
بولو میٹھا میٹھا!
www.hamdard.com.pk

حضرت طاؤس بن کیسان رحؒ

مولانا محمد احمد

ایک عقلمند شخص اگر کسی ساحلی فضا اور شیش محل میں بیٹھا ہوا برف کی چادر اوڑھے' پہاڑوں کا نظارہ کر رہا ہو' یا برستی بارش میں دودھ جیسے شفاف دریا کی دلکشی سے مسحور ہو رہا ہو' یا برسات کے موسم میں ابر باراں کے منظر اور سرسبز وشاداب چمن میں گلفام کی الفشانی سے شاداں وفرحاں ہو رہا ہو' ایسے میں اچانک خیالات کی موج نسیم اسے بہت دور لے جائے اور وہ اس فانی دنیا کے بجائے باقی رہنے والی آخرت' اور دھوکے کے گھر کے بجائے اپنی پچی اور آخری منزل کو سوچنے لگے اور اس فکر میں ڈوب جائے کہ آخر کار میرا کیا بنے گا؟ میرا' میرے جسم وروح کا' اور کیا ہو گا میرے مال اور میرے اعمال کا؟ ان نعمتوں کا انجام خوشیوں ہی پر ختم ہو گا' یا غموں پر؟ تابندگی پر ہو گا یا سانپ اور بچھوؤں پر' بہشتی بستر پر ہو گا یا دوزخی آتشیں جان فرسا پر...... تو یقینا یہ مبارک خیال اس عقلمند مومن کو افسردہ کر دے گا اور چونکہ یہ افسردگی محض کسی وہمی یا افسانوی چیز پر نہیں کی بلکہ ایک امر واقعی پر ہے' اس لئے ضروری بھی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نماز کے لئے گھر سے مسجد تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ کھل کھلا کر ہنس رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم لوگ لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو زیادہ یاد کرو تو وہ تمہیں اس غفلت میں مبتلا نہ ہونے دے' لہٰذا موت کو زیادہ یاد کیا کرو' روزانہ قبر آواز دیتی ہے کہ میں مسافرت اور تنہائی کا گھر ہوں' میں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں۔ (ترمذی)

جی ہاں یہ واقعی بڑی فکر کی بات ہے اور بڑی بڑی حقیقتیں ہماری منتظر ہیں' آج کے دن کسی کو کچھ نہیں پتا کہ اس کے ساتھ آئندہ کیا ہونے والا ہے؟ سچ کہا تھا ان بزرگ نے' جن سے شہزادے نے سوال کیا تھا کہ تو بہتر ہے یا میرا یہ کتا؟ بزرگ نے فرمایا: اگر میرا ایمان پر خاتمہ ہو جائے تو میں بہتر ہوں ورنہ آپ کا یہ کتا بہتر ہے۔

قارئین کرام! حضرت طاؤس بن کیسانؒ کیسے خوش قسمت تابعی ہیں کہ اپنی زندگی کے چالیسویں حج میں میدان عرفات میں اللہ تعالیٰ سے آہ وزاری اور راز ونیاز کی باتیں کیں' گناہوں سے پاک صاف ہو کر مزدلفہ چلے آئے' مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کیں' نوافل پڑھتے رہے اور احرام کی حالت میں اس بابرکت رات میں اپنے رب کریم سے جا ملے۔ اللہ اکبر! کیسی مبارک زندگی ہے جو پچاس صحابہ کرامؓ سے استفادے میں اور علم حدیث کے پڑھنے پڑھانے میں گزری اور کیسی مبارک موت ہے جو حالت احرام میں آئی۔

حق گوئی:

جب ہشام بن عبدالملک خلیفہ بنا تو اس وقت حضرت طاؤس بن کیسانؒ کے علم' عمل اور تقویٰ کا خوب چرچا تھا' ہشام بن عبدالملک حج کے لئے حرم مکہ میں آیا تو اہل مکہ سے کہا: ہمارے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی تلاش کرو' لوگوں نے کہا صحابہ تو یکے بعد دیگرے سارے ہی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں' ہشام نے کہا: تو پھر تابعین کو تلاش کرو' لوگوں نے تابعین کے امام حضرت طاؤس بن کیسانؒ کو بلوا بھیجا' جب حضرت طاؤس اس کے پاس آئے تو اپنے جوتے اس کے خاص قالین کے کنارے پر رکھے اور سلام کیا' مگر سلام میں امیر المومنین نہ کہا' حالانکہ لوگ اسے ''السلام علیکم یا امیر المومنین!'' کے الفاظ سے سلام کرتے تھے اور آپ نے اسے اس کے نام سے (ہشام کہہ کر) پکارا' کنیت (مثلاً ابو مسلمہ) سے نہیں' اور اس سے اجازت لینے سے پہلے ہی بیٹھ گئے (حالانکہ دستور یہ تھا کہ خلیفہ کے ارد گرد لوگ کھڑے رہتے اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی نہ

بیٹھتا تھا) یہ دیکھ کر ہشام کا غصہ نا قابل برداشت ہو گیا' اس نے غصے سے حضرت طاؤسؒ سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟

طاؤسؒ: میں نے کیا کیا؟

ہشام: آپ نے اپنے جوتے میرے قالین پر رکھے' اور سلام میں مجھے امیرالمومنین نہیں کہا' اور میرا نام لیا' کنیت سے نہیں پکارا' اور میری اجازت کے بغیر بیٹھ گئے؟

طاؤسؒ: اگر میں نے جوتے آپ کے قالین پر رکھے ہیں تو میں روزانہ پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے (اس کے گھر میں) جوتے رکھتا ہوں' مگر اللہ تعالیٰ تو مجھ پر غصہ نہیں ہوتے اور میں نے آپ کو امیرالمومنین اس لئے نہیں کہا کہ سارے مسلمان آپ کی امارت پر راضی نہیں' اور مجھے خوف ہوا کہ اگر میں آپ کو امیرالمومنین کہوں تو جھوٹا نہ ہو جاؤں اور میں نے آپ کا نام لیا' کنیت استعمال نہیں کی' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے ناموں (یاداؤدؑ' یا یحییٰ' یا عیسیٰ) سے پکارا ہے اور اپنے دشمنوں کو کنیت سے پکارا ہے (مثلاً ابولہب) نیز میں آپ کی اجازت کے بغیر اس لئے بیٹھا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے فرمایا: ''اگر تم کسی دوزخی آدمی کو دیکھنا چاہو تو ایسے آدمی کو دیکھ لو جو خود تو بیٹھا ہوا اور لوگ اس کے اردگرد کھڑے ہوں' تو میں نے یہ ناپسند کیا کہ آپ ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں دوزخی کہا گیا۔

ہشام نے شرم سے سر جھکا دیا' پھر سر اٹھا کر حضرت طاؤسؒ سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! مجھے نصیحت کیجئے' آپؒ نے فرمایا: میں نے حضرت علیؓ سے سنا ہے: جہنم میں بڑے ستونوں کے برابر سانپ ہیں اور خچر کے برابر بچھو ہیں' یہ ہر اس بادشاہ کو ڈسیں گے جو اپنی رعایا میں عدل وانصاف نہ کرے' اس کے بعد حضرت طاؤسؒ ہشام سے رخصت ہوئے۔

سلیمان بن عبدالملک کو نصیحت:

حضرت طاؤسؒ نے سلیمان بن عبدالملک سے فرمایا: امیرالمومنین! جہنم کے اوپر سے ایک چٹان گری اور ستر سال کے بعد ''دوزخی کنوئیں'' میں پہنچی' کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ ''دوزخی کنواں'' کس کے لئے ہے؟ یہ اس شخص کے لئے ہے' جس نے لوگوں کی ذمہ داری لی اور پھر ظلم کیا' یہ سن کر سلیمان بن عبدالملک پر لرزہ طاری ہو گیا اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔

اس سے مانگو جس کے دروازے کھلے ہیں:

ایک مرتبہ فرمایا: اس آدمی کے پاس اپنی ضرورتیں لے جانے سے بچو' جس نے اپنا دروازہ تجھ پر بند کر رکھا ہو اور دربان کھڑے کئے ہوئے ہوں اور اس (اللہ) سے مانگو جس نے اپنے سب دروازے کھولے ہوئے ہیں اور تجھے کہتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تجھے دوں گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو نصیحت:

جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو حضرت طاؤسؒ کو پیغام بھیجا کہ مجھے نصیحت فرمادیں۔ حضرت طاؤسؒ نے ایک سطر میں جواب لکھا: ''اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے سب کام خیر والے ہی ہوں تو خیر والے لوگوں کو ذمہ داریاں دو۔'' جب یہ جواب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تک پہنچا تو انہوں نے فرمایا: ''نصیحت کے لئے اتنی بات کافی وشافی ہے۔''

جامع نصیحت:

حضرت طاؤسؒ کو اللہ تعالیٰ نے طویل عمر عطا کی' یہاں تک کہ وہ سو سال کو پہنچ گئے' مگر یہ بڑھاپا ان کے دل و دماغ پر غالب نہیں آیا۔ حضرت عبداللہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہوا کہ میں حضرت طاؤسؒ کی زیارت کروں' میں دور سے سفر کر کے ان کے گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک بہت بڑی عمر کے صاحب نکلے' میں نے پوچھا: کیا آپ طاؤس بن کیسان ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں' میں ان کا بیٹا ہوں۔

شامیؒ: اگر آپ ان کے بیٹے ہیں تو میرا خیال ہے کہ حضرت طاؤسؒ تو بہت ہی زیادہ بوڑھے ہوں گے اور ممکن ہے کہ ان کی عقل میں قدرے فتور آ گیا ہو' حالانکہ میں تو بہت دور سے ان سے ملنے آیا ہوں۔ بیٹے نے کہا: آپ کیسی بات کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھنے پڑھانے والوں کی عقل میں فتور نہیں آیا کرتا' آپ اندر آ جائیے۔ پھر میں شامیؒ نے حضرت طاؤسؒ کو سلام کیا اور کہا: میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ نصیحت فرمادیں۔ طاؤسؒ: کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو ساری تورات' انجیل' قرآن کریم کا خلاصہ بتادوں؟ شامیؒ: جی ہاں!

طاؤسؒ: اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈر رکھو جتنا ڈر کسی اور کا نہ ہو' اور اللہ تعالیٰ سے اتنی زیادہ امید رکھو جو اس کے خوف سے بڑھ کر ہو' اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت طاؤس بن کیسانؒ کے تقویٰ' زہد و عبادت سے وافر حصہ نصیب فرمائے اور حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے۔

☆☆..........☆☆

نعت رسول مقبول ﷺ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارہ
نہیں ہے کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

عجب مشکل میں کارواں ہے نہ کوئی رہبر نہ پاسباں ہے
بشکل رہبر چھپے ہیں رہزن اُٹھو ذرا انتقام لے لو

قدم قدم پر ہے خوف رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیرالانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آ گئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہیں اپنے طیب مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

دہشت گرد کون؟ غدار کون؟

دہشت گردی کی وارداتوں میں قادیانی لابی کے ملوث ہونے کا منہ بولتا ثبوت

رسول پور تارڑ سے ''را'' کا ایجنٹ دو ساتھیوں سمیت گرفتار

پنڈی بھٹیاں (نامہ نگار) رسول پور تارڑ سے بھارتی ایجنسی ''را'' کے مبینہ ایجنٹ کو اس کے دو ساتھیوں سمیت گرفتار کرلیا گیا ملزمان کے قبضہ سے دو ہینڈ گرنیڈ دو کلاشنکوفیں برآمد کی گئیں۔ بتایا گیا ہے کہ پکڑا جانا والا ایجنٹ مبشر احمد قادیانی ہے جبکہ اس کے خاندان کے دوسرے افراد فرار ہوگئے۔ اے ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پولیس نے ایک خفیہ اطلاع پر رسول پور تارڑ میں چھاپہ مارا اور قادیانی مبشر احمد کو اس کے دو ساتھیوں ذوالفقار' ذکاء اللہ سمیت گرفتار کرکے ان کے قبضہ سے دو کلاشنکوف برآمد کرلیں' جس سے وہ دہشت گردی کی وارداتیں کرنا چاہتے تھے انہوں نے بتایا مبشر احمد کا خاندان جو کہ کھیتی باڑی کرتا ہے اس کی بہن کی شادی بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی قادیانی حبیب احمد جو کہ ''را'' کا ایجنٹ ہے اور بھارت میں مقیم ہے اس سے مبشر احمد نے رابطہ قائم کر رکھا تھا اور ہینڈ گرنیڈ بم اس نے آٹھ سالوں سے بوری میں پیک کرکے گھر میں چھپا رکھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کلاشنکوفوں کو اپنے دوستوں ذوالفقار' ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا وہ اپنے بہنوئی حبیب احمد کو بھارت میں معلومات فراہم کرتا تھا انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد کا والد بشارت احمد اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ فرار ہوگیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد نے دوران تفتیش بھی ''را'' کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (بتاریخ ۵/ستمبر ۲۰۰۴ء روزنامہ جنگ لاہور)

پنڈی بھٹیاں میں ''را'' کا قادیانی ایجنٹ اور دو ساتھی گرفتار' اسلحہ برآمد

گرفتار ہونے والوں میں مبشر احمد' ذوالفقار اور ذکاء اللہ شامل ہیں' مبشر کا بھارتی بہنوئی بھی قادیانی ہے

پنڈی بھٹیاں (نمائندہ خبریں) رسول پور تارڑ سے بھارتی ایجنسی را کا قادیانی ایجنٹ دو ساتھیوں سمیت گرفتار کرلیا گیا۔ ان کے قبضہ سے دو ہینڈ گرنیڈ اور دو کلاشنکوفیں برآمد ہوئیں۔ ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے گزشتہ روز پریس کانفرنس میں بتایا کہ ایک خفیہ اطلاع پر انہوں نے پولیس کی نفری کے ساتھ رسول پور تارڑ میں چھاپہ مار کر قادیانی مبشر احمد کو اس کے دو ساتھیوں ذوالفقار اور ذکاء اللہ سمیت گرفتار کرلیا۔ انہوں نے بتایا کہ قادیانی مبشر احمد کی بہن گوگی کی شادی گزشتہ دنوں بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی جو را کا ایجنٹ ہے۔ اس نے مبشر احمد سے رابطہ قائم کر رکھا تھا۔ گرنیڈ بم اس نے آٹھ سال سے بوری میں چھپا رکھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کلاشنکوفوں کو اپنے دوستوں ذوالفقار' ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا۔ مبشر احمد اپنے بہنوئی حبیب احمد کو معلومات فراہم کرتا تھا۔ انہوں نے بتایا مبشر کا والد بشارت اور خاندان کے دیگر افراد فرار ہوگئے ہیں۔ مبشر احمد نے دوران تفتیش را کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اے ایس پی نے بتایا پندرہ روز تک ہم دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا پتہ چلالیں گے۔ (بتاریخ ۵/ستمبر ۲۰۰۴ء روزنامہ ''خبریں'' لاہور)